ارتقائے ذات
اور
فنون سے لطف اندوزی

جماعت
10

سرکاری فیصلہ نمبر : ابھیاس-۲۱۱۶/ (پر۔نمبر۱۶/۴۳) ایس ڈی-۴ مؤرّخہ ۲۵/اپریل ۲۰۱۶ء کے مطابق قائم کردہ
رابطہ کار کمیٹی کی ۲۹/دسمبر ۲۰۱۷ء کو منعقدہ نشست میں اس کتاب کو تعلیمی سال ۱۸-۲۰۱۹ء سے درسی کتاب کے طور پر منظوری دی گئی۔

ارتقائے ذات
اور
فنون سے لطف اندوزی

دسویں جماعت

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔

F58HDT

اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کردہ Diksha App کے توسط سے درسی کتاب کے پہلے صفحے پر درج Q.R. code اسکین کرنے سے ڈیجیٹل درسی کتاب اور ہر سبق میں درج Q.R. code کے ذریعے متعلقہ سبق کی درس و تدریس کے لیے مفید سمعی و بصری وسائل دستیاب ہوں گے۔

پہلا ایڈیشن : 2018

© مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴۱۱۰۰۴

اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

ارتقائے ذات اور فنون سے لطف اندوزی مضمون کی کمیٹی :

- ڈاکٹر شریشا ساٹھے، صدر
- شریمتی شیتل باپٹ، رکن
- شری ودِیاندھی (پرساد) ونارسے، رکن
- شریمتی آبھا بھاگوت، رکن
- شریمتی پرتیبھا کدم، رکن
- ڈاکٹر اجے کمار لولگے، (رکن سکریٹری)

مدعوئین:

- شریمتی سایلی تامنے
- شریمتی پرینیتا بال سبرمنیہ
- شریمتی نیتا متالک
- شریمتی نشی گندھا شیچول
- ڈاکٹر شاملا تائی ونارسے
- شری امتیاز شیخ
- شری سنجے بگّے
- شری شیواجی ہانڈے

مترجمین :

- جناب عبدالحمید انصاری
- جناب خان حسنین عاقب محمد شہباز خان
- سیّد آصف نثار

رابطہ کار (مراٹھی):

ڈاکٹر اجے کمار لولگے
اسپیشل آفیسر، عملی تجربہ اور
کارگزار اسپیشل آفیسر، فنونِ لطیفہ، بال بھارتی، پونہ

خصوصی تعاون:

سنشودھن و وِکاس وِبھاگ
شیامچی آئی فاؤنڈیشن

Co-ordinator (Urdu) :
Khan Navedul Haque Inamul Haque,
Special Officer for Urdu,
M.S. Bureau of Textbooks, Balbharati

Urdu D.T.P. & Layout :
Asif Nisar Sayyed,
Yusra Graphics,
305, Somwar Peth, Pune-11.

Cover : Shrimati Abha Bhagwat

Designing :
Shrimati Madhura Pendse
Shri Bhushan Raje

Production :
Shri Sachchitanand Aphale
Chief Production Officer
Shri Sachin Mehta
Production Officer
Shri Nitin Wani
Assistant Production Officer

Paper : 70 GSM Creamvowe

Print Order : N/PB/2018-19/7,000

Printer : M/S. RENUKA BINDERS, PUNE

Publisher :
Shri Vivek Uttam Gosavi
Controller,
M.S. Bureau of Textbook Production,
Prabhadevi, Mumbai - 25.

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو
ایک **مقتدر** سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں
اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں :
انصاف، سماجی ، معاشی اور سیاسی ؛
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ ، دین اور عبادت ؛
مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع ،
اور ان سب میں
اُخوّت کو ترقّی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحّاد اور
سالمیت کا تیقّن ہو؛
اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبّیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین
ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

راشٹر گیت

جَنَ گَنَ مَنَ - اَدِھ نایک جَیَہ ہے
بھارَتَ - بھاگیَہ وِدھاتا۔

پَنجاب، سِندھ، گُجراتَ، مَراٹھا،
دراوِڑ، اُتکَل، بَنگ،

وِندھیہ، ہِماچَل، یَمُنا، گنگا،
اُچّھل جَل دِھ تَرَنگ،

تَوَ شُبھ نامے جاگے، تَوَ شُبھ آ شِس ماگے،
گاہے تَوَ جَیَہ گاتھا،

جَنَ گَنَ منگل دَایَک جَیَہ ہے،
بھارَتَ - بھاگیَہ وِدھاتا۔

جَیَہ ہے، جَیَہ ہے، جَیَہ ہے،
جَیَہ جَیَہ جَیَہ، جَیَہ ہے۔

عہد

بھارت میرا ملک ہے۔سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گوناگوں وِرثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔مَیں ہمیشہ اِس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

پیش لفظ

عزیز طلبہ

دسویں جماعت میں آپ سب کا استقبال ہے۔'ارتقائے ذات اورفنون سے لطف اندوزی' نامی درسی کتاب آپ کو پیش کرتے ہوئے ہمیں مسرت ہورہی ہے۔

عالم کاری کی اکیسویں صدی میں زندگی کی مہارتیں حاصل کرنے کے لیے اور آپ کے کریئر (ذریعۂ معاش) کی کامیاب پیش رفت کے لیے اس مضمون سے آپ کو ضروری رہنمائی حاصل ہوگی۔ آپ آئندہ زندگی میں پیش آنے والے فکر انگیز معاملات سے کلّی طور پر نبردآزما ہوسکیں گے۔اسی طرح ہمیں اُمید ہے کہ خود شناسی اور حاصل ہونے والے مواقع پہچاننے کی صلاحیت آپ کے اندر پیدا ہوگی۔

آپ جانتے ہیں کہ انسانی زندگی میں فنون کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔اسی طرح فنون کی وجہ سے اپنی زندگی پائیدار ہونے میں مدد ملتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ فنونِ لطیفہ سے لطف اندوزی کی مہارت کے ارتقا کی بدولت آپ کی شخصیت اور قوتِ اظہار میں اضافہ ہوگا۔

درسی کتاب 'ارتقاءِ ذات اورفنون سے لطف اندوزی' کا اصل مقصد آپ کی روزمرہ زندگی سے منسلک ہے۔کتاب کی ابتدا آپ کی پسندیدہ تصویری کہانی سے کی گئی ہے۔اس کے ذریعے اگلے سبق میں آپ کیا سیکھنے والے ہیں، اس سے باخبر کیا گیا ہے۔اس کتاب سے 'تھوڑی سی تفریح' اور بحث کیجیے' جیسی کئی سرگرمیوں سے آپ سیکھنے والے ہیں۔ان تمام سرگرمیوں کو لازمی طور پر انجام دیجیے۔یہ سرگرمیاں آپ کے سوچنے کے عمل کو تحریک دیں گی۔

درسی کتاب میں کئی چھوٹے چھوٹے کھیلوں کو شامل کیا گیا ہے۔ان کھیلوں کے ذریعے آپ بہت کچھ اکتساب کریں گے۔دیا ہوا منصوبہ، اس پر کی جانے والی کارروائی اور اس کے دوران انجام دی جانے والی ضروری سرگرمیاں خود توجہ اور انہاک سے کیجیے۔اسی طرح جہاں ضروری محسوس ہو اپنے اساتذہ، سرپرستوں اور ہم جماعت طلبہ سے مدد لیں۔موجودہ ٹکنالوجی کے برق رفتار زمانے میں کمپیوٹر اور اسمارٹ فون سے آپ متعارف ہیں۔درسی کتاب کا مطالعہ کرتے وقت اطلاعاتی مواصلاتی تکنیک کے ذرائع کا مناسب استعمال کیجیے تاکہ آپ کا اکتساب سہل اور آسان ہوجائے۔

درسی کتاب کا مطالعہ کرتے وقت، اس پر غور وفکر کرتے وقت اور اسے سمجھتے وقت آپ کو اس میں سے جو حصہ پسند آئے، نیز مطالعے کے دوران پیش آنے والی مشکلات،مشکل سوالات ہمیں ضروری بتائیے۔

آپ کو تعلیمی ترقی کے لیے نیک خواہشات!

(ڈاکٹر سنیل مگر)

ڈائرکٹر

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

پونہ۔

تاریخ : ۱۸/ مارچ ۲۰۱۸ء، گڈی پاڑوا

بھارتی سَور : ۲۷/ پھالگن ۱۹۳۹

ارتقائے ذات اور فنون سے لطف اندوزی - متوقع صلاحیتیں

دسویں جماعت کی تکمیل پر طلبہ میں درج ذیل صلاحیتوں کا فروغ متوقع ہے۔

نمبر شمار	جز	متوقع صلاحیتیں
ا۔	میں ایک شہری	ا۔ ناقدانہ نقطۂ نظر - روزمرہ زندگی میں اپنے اور دوسروں کے برتاؤ کا تجزیہ کرکے یہ جانچنے کی صلاحیت فروغ دینا کہ یہ جمہوری طرزِ حیات کی قدروں سے مربوط ہے یا نہیں۔ ۲۔ ہمدردی - سماج میں ایک دوسرے پر انحصار کے بارے میں اہم معلومات رکھنا اور اس کے مطابق دیگر لوگوں کے بارے میں ہمدردی کے جذبے کو پروان چڑھانا۔ ۳۔ خود انتظامیہ - اپنے برتاؤ میں پائی جانے والی خامیوں کو پہچاننا اور انھیں دور کرنے کے لیے مناسب منصوبہ بندی کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ رنگارنگی کو قبول کرنا - اپنے اطراف کے لوگوں میں پائی جانے والی رنگارنگی کو قبول کرنا اور اس کی اہمیت سمجھ کر اس کی حمایت کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۵۔ قیادت کی صلاحیت - اپنے گھر یا اسکول میں جمہوری طرزِ حیات کو عمل میں لانے اور ضروری تبدیلیاں کرنے کے لیے درکار قیادت کے اوصاف اور صلاحیت کو فروغ دینا۔
۲۔	میں اور ذرائع ابلاغ - ا	ا۔ خود شناسی - ذرائع ابلاغ کے اثرات، سنِ بلوغ میں ہونے والی تبدیلی اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے امکانی خطرات سے متعلق باتوں کو سمجھنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ جذبات پر خوش اسلوبی سے قابو پانا - ذرائع ابلاغ کی وجہ سے اپنی زندگی پر ہونے والے اثرات، سنِ بلوغ کے دوران پیدا ہونے والی جذباتی تبدیلیوں پر خوش اسلوبی سے قابو پانے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ ناقدانہ نقطۂ نظر - روزمرہ زندگی کے فیصلوں پر ذرائع ابلاغ کے اثرات کو پہچان پانے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ قوتِ فیصلہ/خود اعتمادی - لت اور ان کے خطرات نیز غیر ذمے دارانہ برتاؤ سے پرہیز کرنے کے لیے اٹل ارادے کے لیے درکار خود اعتمادی کو فروغ دینا۔ ۵۔ مسئلہ حل کرنا - لت جیسے مسائل پر مناسب متبادل چن کر مسئلے پر قابو پانے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔
۳۔	میں اور بصری فنون	ا۔ فنون سے آگہی - بصری فنون کے مختلف رجحانات سے متعلق واقفیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ فنکارانہ اختراع - مختلف رجحانات میں سے کسی ایک کا استعمال کرکے کسی فنکارانہ اختراع کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ اظہار - بصری فنون کے ذریعے اپنے خیالات، جذبات اور تجربات کا اظہار کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ تخلیقی صلاحیت - فن کی چند مختلف اور نئی اقسام کے توسط سے اختراع کی صلاحیت فروغ دینا۔ ۵۔ جمالیاتی حس - کسی فنی تخلیق کا مشاہدہ کرکے اس میں اپنے پسندیدہ مشمولات کا بیان اپنے الفاظ میں کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۶۔ عملی زندگی میں فن کا اطلاق - (الف) انسانی زندگی میں فنونِ لطیفہ کی اہمیت بیان کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔

متوقع صلاحیتیں	جز	نمبر شمار
(ب) بصری فنون میں کریئر سے متعلق واقفیت پیدا کرنا۔ (ج) فن سے متعلق کچھ نظریات کا مفہوم بتا کر عملی زندگی میں اس کی حقیقت کے بارے میں غور کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔		
۱۔ خودآگہی/خود کو پہچاننا - ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا کے اثرات کی وجہ سے درپیش ممکنہ خطرات کے بارے میں واقفیت کی صلاحیت۔ ۲۔ جذبات پر خوش اسلوبی سے قابو پانا - سماج میں مرد و زن کے آپسی رشتوں اور جذبات پر خوش اسلوبی سے قابو پانے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ ناقدانہ نقطۂ نظر - سماج میں مرد و زن کے مقام اور ان کے کرداروں کے بارے میں تصور پیدا کرنے میں ذرائع ابلاغ کے اثرات کو پہچاننے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ اٹل فیصلے لینے کی خوداعتمادی - غیراخلاقی جنسی حرکتوں سے بچنے کے لیے اٹل فیصلے کے لیے درکار خوداعتمادی پیدا کرنا۔ ۵۔ مسئلے کا حل - جنسی استحصال جیسے مسائل پر مناسب متبادل کے انتخاب کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔	میں اور ذرائع ابلاغ-۲	۴۔
۱۔ ناقدانہ نقطۂ نظر - کریئر کے مروّجہ تصورات کا معروضی تجزیہ کر کے اپنی جانب سے تعریف متعین کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ مسئلے کا حل - اپنے کریئر کے راستے میں آنے والے سوالوں اور مسائل کے مناسب حل تلاش کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ مقصد کا تعین - اپنے مقاصد قطعیت کے ساتھ طے کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ خود انتظامیہ - اپنے مقاصد کے حصول میں درپیش رکاوٹوں کا حل تلاش کرنے کے لیے خود میں مناسب تبدیلیاں لانے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۵۔ مؤثر افہام وتفہیم - کریئر کے بارے میں والدین/سرپرستوں کے خیالات سے واقف ہو کر اپنے خیالات واضح طور پر بیان کرنا اور مؤثر طریقے سے افہام وتفہیم کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۶۔ فیصلہ کرنے کی صلاحیت - دیے ہوئے سات زمروں میں سے اپنی پسند کے مطابق کوئی بھی ایک زمرہ منتخب کرنے اور اس راہ پر چلنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔	میں اور میرا کریئر	۵۔
۱۔ فن سے متعلق واقفیت - حرکی فنون کی بنیادی اکائیوں کی واقفیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ پیش کش - حرکی فن کی مختلف قسموں، بنیادی اکائیوں کا استعمال کر کے صلاحیتوں کو فروغ دینا۔ ۳۔ اظہارِ رائے - اپنے خیالات، جذبات، تجزیات کو حرکی فن کے ذریعے ظاہر کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ تخلیقیت - کسی حرکی فن میں اپنی تخلیقی صلاحیت کے سہارے نئی تخلیق کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۵۔ حسن نظر پیدا کرنا - (الف) کسی فنی شاہکار کا مشاہدہ کر کے اس میں اپنی پسندیدہ اکائیوں کو بیان کرنا، اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ (ب) حرکی فن کی پیشکش میں، اکائیوں میں تنوع قبول کرنا اور اس کی اہمیت سے واقف ہو کر تائید وحمایت کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔	میں اور حرکی فنون	۶۔

اساتذہ کے لیے

عزیز ساتھیو!

'ارتقائے ذات اورفنون سے لطف اندوزی' مضمون سکھانا جتنا بے حد اہم اور چیلنج بھرا ہے اتنا ہی دلچسپ اور مسرت بخش بھی ہے۔اس کی ذمے داری آپ کوسونپی گئی ہے جس کے لیے پہلے ہم آپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔نویں جماعت میں اس مضمون کا تعارف ہوجانے کی وجہ سے اسے سکھانے کا آپ کوتجربہ حاصل ہوہی چکا ہے اس لیے ہمیں اُمید ہے کہ اس مضمون کی تدریس کے لیے آپ پہلے سے زیادہ مستعد ہیں۔

دسویں جماعت میں ترتیب :

۱۔ نویں جماعت میں طلبہ کوخود اپنی ذات کی پہچان ہونا، اپنی صلاحیت، پسند ناپسند، بساط سے واقف ہونا جیسے مقاصد کو مدنظر رکھ کر ابواب کی تشکیل کی گئی تھیں۔ دسویں جماعت میں اس کی بہ نسبت ایک قدم آگے بڑھ کر طلبہ کو ان کے اطراف واکناف کے حالات سے واقف کرانا، ان کے کانوں میں پڑنے والی معلومات کی تشخیص، تحقیق و جانچ کرنا، ان سے اپنے لیے نتیجے اخذ کرنا، ایک شہری ہونے کے ناطے سماج و معاشرے میں زندگی بسر کرنے کے دوران اہمیت کی حامل اقدار سمجھنا، اسی طرح کریئر کے پیش نظر مزید وضاحت ہونا اور مقصد طے کرنا جیسے مقاصد کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

۲۔ ہر شخص کا جسمانی، جذباتی، نظریاتی اور سلوک سے متعلق رجحان الگ ہوتا ہے۔اس کی بنا پر طے ہوتا ہے کہ وہ کسی سماجی، سیاسی حالت میں کس طرح خود کو ظاہر کرتا ہے۔ ذرائع ابلاغ سے ملنے والے اشاروں اور معلومات کا کیا مطلب نکالتا ہے، کریئر کے مروّجہ روایتی شعبوں کو کس نظریے سے دیکھتا ہے۔ان تمام امور سے متعلق طلبہ کے اندر فہم پیدا ہونا ہی اس کتاب کا اہم مقصد ہے۔

۳۔ دسویں جماعت میں فن سے لطف اندوزی کا زور اس مہارت کے فروغ پر نہ ہوکر نظریے کو فروغ دینے پر ہے۔فنونِ لطیفہ میں مختلف شعبے، اکائیوں کو سمجھنا، جمالیاتی حس کی تخلیق کے کئی اُصول وتکنیک سمجھنا، فنونِ لطیفہ کے مختلف شعبے سمجھنا، فنون سے متعلق خیالات کو سمجھنا، فن کی تخلیق کرنے کے عمل سے خوشی و مسرت حاصل کرنا اور اپنے تدبر کا استعمال کرکے نئی تخلیق کرنا؛ اِن تمام کا بنیادی طور پر احاطہ کیا گیا ہے۔

لہٰذا اس مضمون کو اس طور پر دیکھا جائے کہ یہ ایک پُل ہے جو اسکولی زندگی سے عملی دنیا میں قدم رکھنے اور طلبہ کو خوداعتمادی سے زندگی گزارنے کے لیے آراستہ و پیراستہ کرنے کے مقصد سے بنایا گیا ہے۔

درس وتدریس کا عمل :

اس مضمون کوسکھانے کا طریقہ اور اس سے متوقع نتائج دیگر اسکولی مضامین کی بہ نسبت مختلف ہونے کی وجہ سے اس طریقے کو صحیح طور پر سمجھ کر اس پر عمل آوری لازمی ہے۔

۱۔ کتاب میں شامل مواد کو تشکیل علم کے طریقے سے سکھانا ہے۔اس کے لیے مناسب سرگرمیاں، رہنما سوالات اور ہدایات درسی

کتاب میں دی ہوئی ہیں۔ کسی بھی سبق کو سکھانے سے قبل اس کا مکمل مطالعہ کرنا چاہیے۔ اس میں دی ہوئی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرنا چاہیے۔ سخت ضرورت ہو تب ہی طلبہ کے سامنے کتاب کھول کر پڑھی جائے۔

۲۔ اس مضمون کی کامیابی کا دار و مدار طلبہ کو 'معلومات' پہنچانے تک محدود نہیں ہے بلکہ خود اپنے بارے میں اور دوسروں کے بارے میں غور و فکر کرنے کے لیے تحریک دینے پر ہے۔ جماعت میں ہونے والے عمل، سرگرمی، گفتگو، گروہی کام طلبہ کا خود اپنا جائزہ یہی کچھ طلبہ کی صحیح تعلیم ہے۔ اس عمل کو انجام دینے ہی سے مضمون کا مقصد حاصل ہوگا۔ تمام سرگرمیاں صحیح و مناسب طریقے سے کروا کر آزادانہ اور بامعنی بحث کرانا ہی اساتذہ کا فرض ہے۔ استاد کو تسہیل کار کی حیثیت سے رہنمائی کرنا چاہیے۔

۳۔ اس مضمون سے طلبہ کو اپنے بارے میں، خود اپنی مشکلات کے بارے میں آزادانہ طور پر گفتگو کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔ اس کے لیے جماعت میں طلبہ کو جہاں تک ممکن ہو خوشگوار اور دوستانہ ماحول فراہم کیا جائے جس کے لیے استاد کو مستعد و باخبر ہونا اہم ہے۔ طلبہ پر کسی قسم کا دباؤ، ڈر و خوف ہو تو پوری سرگرمی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ طلبہ کے بتائے ہوئے مسائل اور مشکلات کو سنجیدگی سے لیا جائے۔

۴۔ کتاب کی ہر سرگرمی کے ساتھ انصاف کیا جائے اور اس کے بعد بحث یا گروہی کام بامعنی طریقے سے انجام دینے کی کوشش کی جائے۔ **مضمون کا اہم مغز اس کی سرگرمی، بحث اور گروہی کام ہی میں ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھیں۔** کسی بھی وجہ سے خصوصاً نصاب مکمل کرنے کی جلد بازی کر کے بحث یا گروہی کام کو نظر انداز نہ کریں۔

۵۔ قوی اُمید ہے کہ سرگرمیوں پر آزادانہ بحث کی جائے گی۔ اس دوران غلط یا صحیح جواب نہ دینے پر توجہ دی جائے گی۔ طلبہ کو بذاتِ خود غور و فکر کرنے، دلائل کے ساتھ جواب دینے اور ان کے جوابات کو ان کی جانب سے تائید و حمایت حاصل ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔

۶۔ جہاں تک ممکن ہو طلبہ کو سوالوں کے یا حالات کے تمام پہلوؤں کا فہم و ادراک ہو جائے۔ اس کے لیے دو طرفہ سوال پوچھ کر ان سے تفصیلی طور پر غور کرنے کی ترغیب دینا متوقع ہے۔

قدر پیمائی (نمبرات کی منصوبہ بندی) :

۱۔ اس مضمون کے لیے کوئی بھی تحریری امتحان نہیں ہے لیکن جماعت میں تعلیمی کاموں کی مسلسل ہمہ جہت قدر پیمائی اور اندراج رکھنا چاہیے۔

۲۔ طلبہ اس مضمون کے لیے ایک ۲۰۰ صفحات کی بیاض رکھیں اور جو سرگرمی بیاض میں حل کرنا ضروری ہے اسے حل کریں۔ کسی بھی قسم کے دیگر وسائل اس کے لیے استعمال نہ کیے جائیں۔

۳۔ ہر سبق کے بعد قدر پیمائی کا ایک خاکہ دیا ہوا ہے۔ اسی کے مطابق طلبہ کی مسلسل ہمہ جہت قدر پیمائی کر کے اس کا اندراج اپنے پاس رکھیں۔ طلبہ نے جو کام بیاض میں کیے ہیں انھیں جانچ کر اس کو کتاب میں دیے اوزان کے مطابق نمبرات دیں۔ سال کے آخر میں طلبہ کے حاصل جمع نمبرات کی بنا پر درجہ (گریڈ) طے کیا جائے۔

فہرست

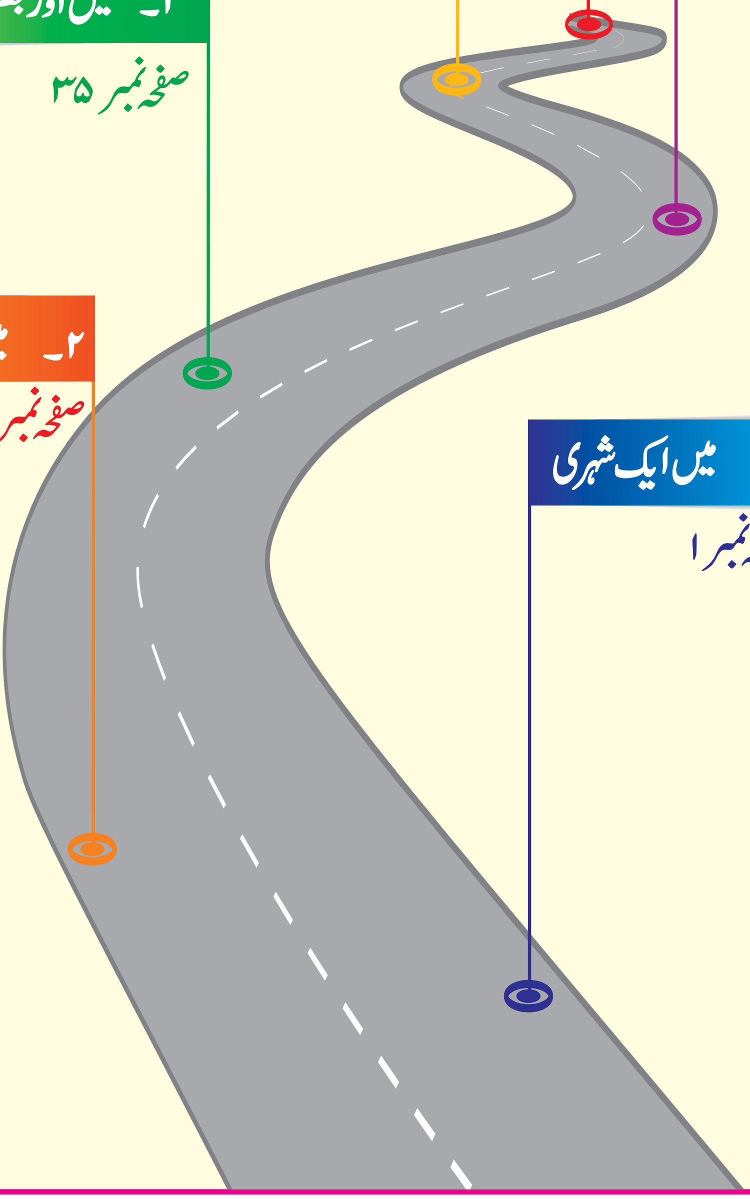

۱۔ میں ایک شہری — صفحہ نمبر ۱

۲۔ میں اور ذرائع ابلاغ -۱ — صفحہ نمبر ۱۸

۳۔ میں اور بصری فنون — صفحہ نمبر ۳۵

۴۔ میں اور ذرائع ابلاغ -۲ — صفحہ نمبر ۵۲

۵۔ میں اور میرا کریئر — صفحہ نمبر ۶۷

۶۔ میں اور حرکی فنون — صفحہ نمبر ۸۷

گزشتہ برس ہم نے دیکھا کہ نیشا، حمزہ، جوزف، راگھو اور ثمینہ آپس میں دوست ہیں۔
صابر اور صابرہ ان سب کو اقدار، فنونِ لطیفہ اور تنازعات کے حل کے بارے میں وقتاً فوقتاً مشورے دیتے ہیں۔
ان تمام لڑکے لڑکیوں کو اپنی ذمے داری خود نبھانی چاہیے۔
انھیں اب صابر اور صابرہ کی ضرورت نہیں، یہ کہہ کر وہ دونوں وہاں سے چلے جاتے ہیں۔
راگھو اب کوئی بھی خطرناک کام کرنے سے پہلے سوچتا ہے کہ کیا ہم اس کے نتائج بھگتنے کے لیے تیار ہیں؟
ثمینہ اب اپنے والدین سے تکرار نہیں کرتی۔ وہ ان کے خیالات کو سمجھ کر راہ تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے۔
حمزہ ہمیشہ جانچ کرتا رہتا ہے کہ کیا ہم اپنی قدروں کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔
جوزف اب چھوٹی چیزوں میں چھپے فن سے واقف ہونے لگا ہے۔ اس کی جمالیاتی حس اب فروغ پانے لگی ہے۔
ہمیشہ کھلنڈری نیشا بھی اب اپنے کریئر کے بارے میں سنجیدگی سے غور کرنے لگی ہے۔
... اب آگے

راگھو اور حمزہ میں جھگڑا ہوتا ہے۔ ثمینہ جھگڑا نمٹانے کے لیے آتی ہے۔
ارے...رُکو...رُکو... کیا ہو گیا؟
ہم میں اس بات پر بحث چل رہی ہے کہ ہم دونوں میں سے کون اپنے ملک سے زیادہ محبت کرتا ہے۔
میں ہر ۱۵/اگست اور ۲۶/جنوری کو پرچم کشائی کے لیے جاتا ہوں۔
(دوبارہ جھگڑنے لگتے ہیں)
میں تمام بڑے لوگوں کی جینتی مناتا ہوں۔
اتنی سی بات! میں ابھی جھگڑا ختم کیے دیتی ہوں۔ تم میں سے کون کبھی بھی راستے پر کچرا نہیں پھینکتا؟
راستے پر کچرا پھینکنے کا حب الوطنی سے کیا تعلق ہے؟
ہم م م...

۱ میں ایک شہری

ہر ذمے دار شہری کی بدولت ملک کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

مقاصد:

۱۔ ذمے دار شہری کون؟ اس سوال کا جواب اپنے الفاظ میں دینا۔
۲۔ ذمے دار شہری کے طرزِ عمل کو پہچاننا۔
۳۔ قوانین کی ضرورت اور قانون سازی کو اپنے الفاظ میں بتانا۔
۴۔ جمہوری طرزِ حیات کی اقدار اور ان کی اہمیت کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۵۔ اپنے آس پاس ہونے والے واقعات کا تجزیہ کر کے جمہوریت کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والے عوامل کو پہچاننا اور اس واقعے کی پیشگی انسدادی تدابیر تلاش کرنا۔
۶۔ اپنے گھر اور اسکول کے معاملات اور ماحول، جمہوری طرزِ حیات کے مطابق ہیں یا نہیں اس سے متعلق خود احتسابی کرنا اور اگر نہ ہوں تو ان کے لیے تدبیری اقدامات تلاش کرنے کی خاطر منصوبہ بندی کرنا۔

۱۔ شہری سے کیا مراد ہے؟

آپ ہمیشہ لفظ 'شہری' سنتے ہوں گے۔

- 'بھارت کا شہری' کہنے کے ساتھ آپ کے ذہن میں کیا تصویر اُبھرتی ہے؟
- آپ کو کون کون سے الفاظ یاد آتے ہیں؟
- بھارت کا ذمے دار شہری کیسا ہونا چاہیے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- اگر آپ یہ کر سکیں اور چاہیں تو کسی ذمے دار شہری کی تصویر بھی بنا سکتے ہیں۔

طلبہ کے اپنے تصورات کو لفظوں میں بیان کرنے میں ان کی مدد کیجیے۔ ہر ایک کا تصور مختلف ہوسکتا ہے۔ اس کی ترغیب دیجیے۔
اس سرگرمی کے حوالے سے مزید نکات اسی سبق میں آگے بھی آئیں گے۔

۲۔ بھارتی جمہوریت

جمہوریت سے کیا مراد ہے؟ ملک کا نظام چلانے کے لیے جتنے طرزِ حکومت رائج ہیں، ان میں سے ایک جمہوریت ہے۔ جمہوریت سے مراد -

- عوام کی حکومت - عوام کے نمائندے عوام ہی کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں لہٰذا حکومت عوام ہی کی ہوتی ہے۔
- عوام کے لیے حکومت - ملک کے تمام قوانین عوامی مفادات کو سامنے رکھ کر ہی بنائے جاتے ہیں۔
- عوام کے ذریعے حکومت - منتخب کردہ نمائندے بھی عوام میں سے ہی چنے جاتے ہیں اس لیے جمہوریت سے مراد ایک لحاظ سے عوام کے ذریعے چلائی جانے والی حکومت۔

ہمارا نظامِ حکومت دنیا کے دیگر ممالک کے حکومتی نظاموں سے کس طرح مختلف ہے، یہ جاننے کے لیے درج ذیل ممالک کے نظامِ حکومت کے بارے میں مختصر معلومات حاصل کر کے لکھیے۔

- شمالی کوریا
- سعودی عربیہ
- چین

اگر مختصراً یہ کہا جائے کہ جمہوریت سے مراد عوام کے ذریعے، عوام کی حکومت عوام کے لیے تو کیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ **ہر انسان جیسا چاہے ویسا برتاؤ کرے؟**

طلبہ سے درج ذیل نکات پر گفتگو کریں۔
جمہوریت اور دیگر ممالک کے طرزِ حکومت کے فوائد اور نقصانات۔
طلبہ کو آزادانہ طور پر اپنی رائے کا اظہار کرنے دیں۔ انھیں کسی ایک مخصوص جواب کی طرف موڑنے سے پرہیز کریں۔

۳۔ قوانین کی ضرورت

تھوڑی سی تفریح

استاد کے ذریعے دی گئی سرگرمی مکمل کیجیے۔

ایک پلاسٹک کی برنی میں طلبہ کی تعداد سے کچھ کم تعداد میں گولیاں یا چاکلیٹ رکھیں۔ اس برنی کو جماعت کی سب سے پہلی میز پر رکھیں اور طلبہ سے کہیں کہ برنی میں ان کے لیے گولیاں / چاکلیٹ رکھی ہیں، وہ لے لیں۔ صرف یہی ہدایت دیں اور اس کے بعد جو ہو اس میں کوئی مداخلت نہ کرتے ہوئے صرف مشاہدہ کریں۔

تمام گولیاں / چاکلیٹ ختم ہو جانے کے بعد طلبہ سے درج ذیل نکات پر بات چیت کریں۔

۱۔ کیا رکھی گئی گولیاں / چاکلیٹ انھیں یکساں تعداد میں ملی؟
۲۔ جن طلبہ نے گولیاں / چاکلیٹ لیں کیا انھیں یہ معلوم تھا کہ گولیاں / چاکلیٹ طلبہ کی تعداد سے کم تعداد میں تھیں؟
۳۔ ہر طالب علم کو چاکلیٹ / گولیوں میں سے اس کا حصہ ملے اس کے لیے کسی نے کوئی کوشش کی؟
۴۔ جن طلبہ کو سب سے زیادہ گولیاں / چاکلیٹ حاصل ہوئیں ان کے بارے میں درج ذیل نکات کا اندراج کریں۔

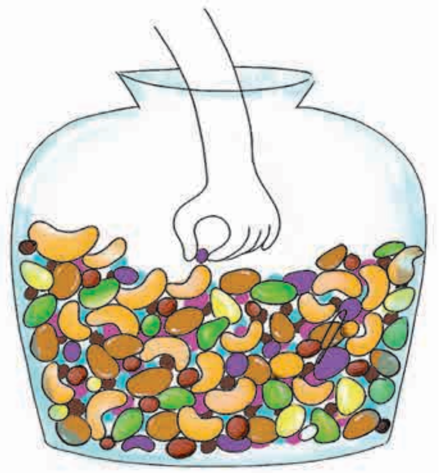

- یہ طلبہ کہاں بیٹھے تھے؟ کیا قریب بیٹھنے والے طلبہ کو کچھ فائدہ حاصل ہوا؟
- ان میں کتنے لڑکے اور کتنی لڑکیاں تھیں؟ اگر لڑکیوں کی تعداد کم تھی تو کیوں؟ اگر زیادہ تھی تو کیوں؟

۵۔ کیا گولیاں / چاکلیٹ سامنے کی میز پر رکھی ہونے کی وجہ سے سامنے بیٹھے ہوئے طلبہ کا ان پر زیادہ حق تھا؟ یا پھر ان پر سب کا یکساں حق تھا؟

اسے سمجھ لیجیے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ اگر کوئی قانون نہ ہو تو تمام طلبہ کو یکساں تعداد میں گولیاں/ چاکلیٹ نہیں مل سکتیں۔ اسی طرح اگر قوانین نہ ہوں تو ہمارے ملک میں تمام شہریوں کو یکساں مقدار میں پانی، بجلی اور سہولتیں نہیں مل سکتیں۔ اسی لیے جب ہمیں چند وسائل کا مشترکہ استعمال کرنا ہوتا ہے تو ایک متعینہ نظام کی موجودگی نہایت ضروری ہوتی ہے۔

۴۔ قانون کیسے بنتے ہیں؟

تھوڑی سی تفریح

فرض کیجیے کہ آپ چند لوگوں کے ساتھ ایک کشتی میں سفر کر رہے ہیں اور اچانک طوفان آجاتا ہے۔ آپ کی کشتی راستہ بھٹک جاتی ہے اور آپ ایک نامعلوم جزیرے پر پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں سے باہر نکلنے کے تمام امکانات کا جائزہ لینے پر آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ باہر نکل پانا ممکن نہیں ہے اور آپ کے گروہ کو اسی جزیرے پر زندگی گزارنی ہوگی۔ ایسی صورت حال میں آپ یکجہتی کے ساتھ جینے، کام کرنے اور خوشی خوشی رہنے کے لیے کیا انتظام کریں گے؟

طلبہ کے گروہ بنائیں۔ ہر گروہ کو مباحثے کی ترغیب دیں۔ مباحثے کے لیے انھیں دس منٹ کا وقت دیں۔ آخر میں ہر گروہ سامنے آکر پیش کش کرے۔

فرض کیجیے کہ کسی جزیرے پر یہ طے کیا گیا کہ ایک آدمی جو کہے گا وہی ہوگا۔ دوسرے جزیرے پر یہ طے کیا جاتا ہے کہ کسی بھی قانون کی ضرورت نہیں۔ جو شخص جیسا چاہے ویسا کرے۔ تیسرے جزیرے پر یہ طے کیا جاتا ہے کہ ہر شخص اپنے معاملات میں آزاد ہے لیکن قانون کی حدود میں رہ کر۔ آپ کی رائے میں تینوں میں سے کون سے جزیرے کے لوگ زیادہ خوش حالی کے ساتھ زندگی گزاریں گے؟ کیوں؟

بات چیت کیجیے :

۱۔ جو قوانین بنائے گئے ان کی بنیاد کیا تھی؟

۲۔ کیا بنائے گئے قوانین اقدار پر مبنی تھے؟

۳۔ کیا آپ کو تمام گروہوں کے قوانین میں یکسانیت محسوس ہوئی؟

۴۔ آپ کی رائے میں کس گروہ کے لوگ زیادہ خوش حال ہوں گے؟

اسے سمجھ لیجیے۔

کسی نظام کو مؤثر طریقے سے چلانے کے لیے قانون کا بندھن ضروری ہوتا ہے۔ ان قوانین کے پس پشت چند اقدار پر غور کرنا ہوتا ہے۔ اقدار کے بارے میں ہم نے گزشتہ برس معلومات حاصل کی ہے۔ جس طرح ذاتی یا شخصی اقدار ہوتی ہیں اسی طرح کچھ عوامی اور تمام سماج کی اقدار ہوتی ہیں۔ ہنسی خوشی، مل جل کر رہنے کے لیے یہ اقدار نہایت اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔

ذرا سوچیے۔

اس سے پہلے دی ہوئی سرگرمی کے مطابق اگر ہمیں اپنی من پسند زندگی آزادی سے لیکن چند قوانین کے بندھن کے ساتھ گزارنی پڑے تو یہ قوانین کن اقدار پر مبنی ہونے چاہئیں؟ اپنی بیاض میں درج کیجیے۔

طلبہ کو گزشتہ گروہوں میں ہی بیٹھنے کی ہدایت دیجیے۔ انھیں درج ذیل نکات پر گفتگو کے لیے کہیے۔
کن پانچ اقدار پر مبنی قوانین تیار کیے جانے پر لوگ ہنسی خوشی مل جل کر رہ سکتے ہیں اور کام کر سکتے ہیں؟ بیاض میں لکھیے۔

درج ذیل نکات پر مباحثہ کیجیے :

- کیا آپ کو لگتا ہے کہ دیے ہوئے واقعات میں متعلقہ فرد کی توہین کی گئی؟
- اگر اسی طرح توہین ہوتی رہی تو کیا وہ شخص توہین کرنے والے شخص کے ساتھ مل جل کر کام کرے گا؟ مل جل کر رہ سکے گا؟
- کیا طلبہ کو یہ لگتا ہے کہ معاشرے میں ایک ساتھ اٹھتے بیٹھتے وقت ہر شخص کے ساتھ احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

۵۔ قوانین کے پس پشت اقدار

درج ذیل واقعات کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

- صائمہ کے اعلیٰ افسر نے اسے باتیں سنائیں۔
- دوستوں نے سب کے سامنے ساحل کی توہین کی۔
- شعیب کے والد نے مہمانوں کے سامنے اسے ڈانٹا۔
- ماریہ کی سہیلی نے سب کے سامنے اس کا مذاق اُڑایا۔

اسے سمجھ لیجیے۔

اگر معاشرے میں مل جل کر ہنسی خوشی رہنا ہو تو دوسروں کا احترام کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس لیے 'احترام' کی قدر کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ اگر ہمیں کسی شخص کی رائے سے اختلاف ہے تب بھی ہمیں اس کا احترام کرنا چاہیے۔

آپ کی رائے میں درج ذیل میں سے کس سرگرمی میں احترام کا اظہار ہوتا ہے اور کس سرگرمی میں اظہار نہیں ہوتا؟

- سامنے تعریف کرنا اور پیٹھ پیچھے عیب جوئی کرنا۔
- بڑوں کو بیٹھنے کے لیے جگہ نہ دینا۔
- دو لوگ آمنے سامنے آجائیں تو کوئی ایک دوسرے کو جانے کے لیے راستہ دینا۔
- کسی کی خامی کا مذاق اُڑانا اور چِڑانا۔
- کوئی بات کر رہا ہو تو قطع کلام کرنا۔
- کسی کی بات کو نظر انداز کرنا۔
- کوئی بولنے کی کوشش کر رہا ہو تو اسے نظر انداز کرنا۔
- منہ ٹیڑھا کرنا، گردن موڑنا، آنکھیں گھمانا۔
- کوئی آپ سے بات کر رہا ہو تو موبائل سے کھیلتے رہنا۔

ایک ایک جملے پر طلبہ سے گفتگو کیجیے۔ انھیں سمجھائیے کہ کسی بھی عمل کے ذریعے احترام کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کئی اعمال سے بے عزتی کا اظہار ہوتا ہے۔
کسی شخص کی بے عزتی کرنے پر اس شخص پر تو اس کا اثر ہوتا ہی ہے لیکن کیا اس کا کچھ اثر ہم پر بھی ہوسکتا ہے؟

کیا آپ درج بالا مثالوں جیسی کچھ اور مثالیں بتا سکتے ہیں؟

بے جان اشیا کی قدر

درج ذیل امور یا اشیا کی قدر سے کیا مراد ہے، اس پر غور کیجیے۔

- اناج
- دریا، تالاب، سمندر
- بس، ٹرین جیسے آمد و رفت کے و
- جنگل، آپ کے آس پاس کا ماحول

درج ذیل نکات پر مباحثہ کیجیے:
۱۔ کیا آپ کے ذریعے دیے ہوئے وسائل کی ناقدری ہوتی ہے؟ کیسے؟
۲۔ ان وسائل کا احترام برقرار رکھنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

اسے سمجھ لیجیے۔

قدرتی وسائل کی قدر نہ کرنا یعنی اس کی قدر و قیمت نہ سمجھنا۔جس طرح کسی فرد کی توہین کرنے پر اس کا اثر ہوتا ہے اسی طرح ملک کے وسائل اور سہولیات مثلاً پانی، بجلی، زمین، جنگل، تعلیم، صحت وغیرہ کی قدر نہ کی جائے تو اس کے بھی اثرات ہماری زندگی پر مرتب ہوتے ہیں۔ یہ وسائل یا تو خراب یا ختم ہوجاتے ہیں یا پھر یکساں مقدار میں سب کو نہیں ملتے۔

تھوڑی سی تفریح

کوئی ایسی سرگرمی تلاش کیجیے جسے آپ تنہا انجام دے سکتے ہوں۔ اس کے لیے کسی جاندار یا بے جان چیز کی مدد لینے کی ضرورت نہ پڑے۔

- طلبہ سے پوچھیے کہ کیا انھیں واقعتہً ایسی کوئی سرگرمی ہاتھ لگی؟
- اس سرگرمی کو انجام دینے کے لیے کیا واقعی انھیں کسی جاندار یا بے جان چیز کی مدد نہیں لینا پڑی؟
- ایسی کتنی سرگرمیاں ملی ہیں؟
- اس سے کیا نتیجہ نکالا جاسکتا ہے؟

ذرا سوچیے۔

اگر آپ کو چاکلیٹ کھانا ہو تو اس کے لیے آپ کس کس پر انحصار کرتے ہیں؟ چاکلیٹ بنانے کے لیے درکار خام مال بنانے والے لوگ، درکار وسائل، کارخانے میں کام کرنے والے افراد، مال کی نقل و حمل کرنے والے لوگ، فروخت کرنے والے دکاندار اور خریدنے کے لیے پیسے کمانے والے اور ہمیں دینے والے سرپرست وغیرہ۔

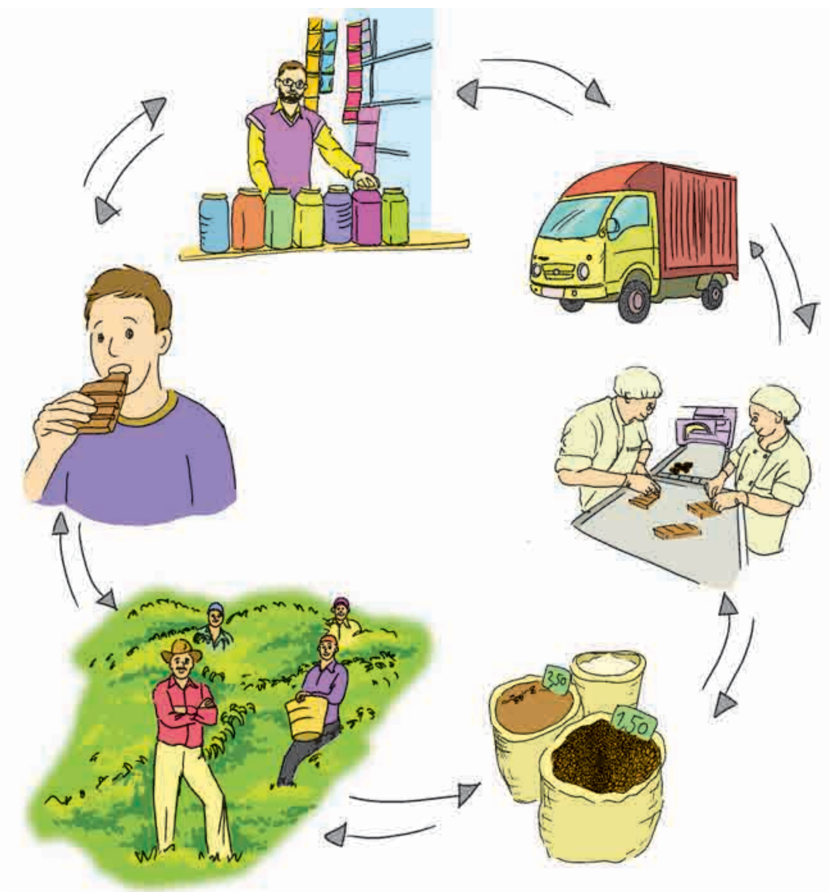

اسی طرح درج ذیل سرگرمیوں کے لیے آپ جس جس پر انحصار کرتے ہیں، اس کی تفصیلی فہرست بنائیے۔

ا۔ آپ کو اسکول کے وقفے میں کھیلنا ہے؟

۲۔ آپ کو گانا سننا ہے۔
۳۔ آپ کو بارش میں بھیگنا ہے۔

آپ کی رائے میں دی ہوئی تصویر میں ایسا کون سی اکائی ہے جو نہ ہو تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا؟

طلبہ کو بتائیں کہ دی ہوئی تصویر میں تمام اکائیاں اہم ہیں۔ان میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو تو دی ہوئی سرگرمی مکمل نہیں ہو پائے گی۔

ذرا سوچیے۔

آپ سمجھ ہی چکے ہوں گے کہ اپنی ذاتی ضروریات کی تکمیل کے لیے بھی ہم سماج کی مختلف اکائیوں پر انحصار کرتے ہیں۔اچھی زندگی گزارنے کے لیے ہمیں سماج کی ہر اکائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ہم اس ضرورت کی تکمیل کیسے کر سکتے ہیں؟

فرض کیجیے آپ کو ایک منصوبہ مکمل کرنے کے لیے کسی کتاب کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب کسی دوسرے کے پاس ہے۔آپ کیا کریں گے؟

- کتاب دینے کے لیے اس سے درخواست کریں گے۔
- اس سے یہ کتاب زبردستی چھین لیں گے۔

درج ذیل نکات پر گفتگو کیجیے:

۱۔ ان دونوں طریقوں کا انجام کیا ہوگا؟
۲۔ ان میں سے آپ کو کون سا طریقہ پائیدار، خوشگوار اور تناؤ سے عاری نیز دونوں فریق کے حق میں مفید محسوس ہوتا ہے؟
۳۔ اگر ہر شخص اسی طرح اپنی ضرورت کی چیز چھین کر لیتا رہے تو اس کے آئندہ نتائج کیا ہوں گے؟
۴۔ کیا سماج ہنسی خوشی مل جل کر رہ پائے گا؟

اسے سمجھ لیجیے۔

ایک ساتھ مل جل کر رہنے کے لیے' باہم تعاون کرنا' بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس لیے **'ہر شخص سے تعاون'** کرنا نہایت ضروری ہے۔

درج ذیل کے بارے میں غور کیجیے۔ ان حالات میں آپ کیا محسوس کریں گے؟

- گھر میں صرف ایک ہی فرد کی پسند کا ٹی وی چینل دیکھا جاتا ہے۔
- گھر میں آپ کا پسندیدہ پکوان گھر کے ایک ہی فرد نے کھا کر ختم کر دیا اور آپ کو نہیں مل سکا۔
- گیدرنگ میں مخصوص طلبہ کو ہی پیش کش کا موقع فراہم ہوا۔

۱۔ طلبہ کو ان کے جوابات واضح کرنے کی ہدایت دیں۔
۲۔ اگر ان کے ساتھ یہ واقعات پیش آئے تو کیا انھیں اچھا لگے گا؟
۳۔ اگر اچھا نہ لگے تو کون سی بات خاص طور پر زیادہ تکلیف دہ ہے اس کے بارے میں مباحثہ کریں۔

چند سوالات :

آپ کی رائے میں پسندیدہ چینل دیکھنا، پسندیدہ پکوان کھانے کو ملنا اور پیش کش کا موقع ملنا آپ کا حق تھا؟ اگر آپ کا حق مارا جائے تو کیا آپ کو تکلیف ہوگی؟ آپ کو کون سے حقوق حاصل ہیں؟ اپنی بیاض میں ایسے چند ذاتی حقوق کی فہرست تیار کیجیے۔

نمبر شمار	حق کا نام	اس میں کیا شامل ہے؟
۱۔	مثلاً عمدہ تعلیم کا حق	تمام مضامین سمجھنا، ہمہ جہت ترقی ہونا۔
....	....	....

آپ کو کیا لگتا ہے کہ ان میں سے کون کون سے حقوق دوسروں کو بھی حاصل ہیں؟

اب ہم چند ایسے حقوق کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے جو سب کے لیے یکساں ہیں۔

- تحفظ کا حق
- تعلیم کا حق
- صحت مند زندگی کا حق
- خالص ہوا، پانی اور غذا حاصل ہونے کا حق

ذرا سوچیے۔

درج بالا حقوق سب کو حاصل ہوں کیا اس کے لیے ہم پر کچھ ذمے داریاں عائد ہوتی ہیں؟

مثلاً تمام لوگوں کو اگر تحفظ کا حق حاصل ہے تو پھر راستوں کے یا تحفظ کے قوانین پر عمل پیرا ہونا ہماری ذمے داری ہے۔ تمام لوگوں کو اگر صحت مند زندگی کا حق حاصل ہے تو پھر کسی لت میں گرفتار نہ ہونا، مناسب غذا اور ورزش کرنا، عوامی صاف صفائی کا خیال رکھنا بھی ہماری ذمے داری ہے۔ اگر صاف اور خالص پانی ہمارا حق ہے تو دریا میں کچرا نہ پھینکنا بھی ہماری ذمے داری ہے۔

ایک اور مثال ملاحظہ کیجیے۔

ایک ڈرائیور نے سگنل کی پابندی کی۔ اس کے پس پشت دو امکانات ہو سکتے ہیں -

۱۔ ٹریفک پولس سامنے موجود ہے۔

۲۔ سگنل لال ہے، اس کا مطلب ہے رُک جانا۔

پہلے امکان میں اگر ڈرائیور غلطی کرتا ہے تو اسے سزا دینے والا شخص سامنے کھڑا ہے۔ دوسرے امکان میں اس کا ضمیر مانتا ہے کہ تحفظ کا حق سب کو حاصل ہے، اس لیے راستوں کے قوانین پر عمل کرنا چاہیے۔

دوسروں کے حقوق کی حفاظت کے لیے اہم متبادل ضمیر کی آواز پر اختیار کیے جائیں۔

اسے سمجھ لیجیے۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ جمہوریت ایک طرزِ حکومت ہے لیکن جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہماری طرزِ زندگی بھی جمہوری اقدار پر منحصر ہو۔

جمہوری اقدار پر مبنی طرزِ حیات سے مراد یہ ہے کہ ہر شخص کا احترام کیا جائے، تعاون کیا جائے اور اس کا حق دلایا جائے۔ یہ خیال رکھا جائے کہ ہر شخص کو عزت و احترام سے جینے کا حق حاصل ہے۔ حقوق کے ساتھ ساتھ ذمے داریوں کو بھی قبول کیا جائے اور ان کے لیے ضروری بنیادی عمل ضمیر کی آواز پر انجام دینا۔ آپ کی کتاب میں درج 'عہد' کو پڑھ کر بتائیے کہ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

۶۔ جمہوریت کو درپیش رکاوٹیں

اگر ہر فرد کے لیے احترام، تعاون، یکساں حقوق اور بنیادی عمل یہ چار چیزیں اپنی ضمیر کی آواز پر انجام دینے میں رکاوٹ پیش آتی ہے تو لامحالہ جمہوریت کو رکاوٹ درپیش ہوتی ہے۔ اس لیے شہری کی حیثیت سے ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ان چار چیزوں پر آنچ نہ آئے۔

جمہوریت کی راہ میں رکاوٹ بننے والے عوامل

۱۔ انسانوں کے درمیان امتیاز برتنا

خیالی تجربہ :

فرض کیجیے آپ کو کسی غیر آباد جزیرے پر مستقل بستی بسانے کے لیے جانا ہے۔ آپ کو اپنے ساتھ پانچ مزید افراد کو لے جانے کی سہولت ہے۔ آپ کن خوبیوں کے حامل افراد کو اپنے ساتھ لے جائیں گے؟ اپنی بیاض میں ان خوبیوں کی فہرست بنائیے۔

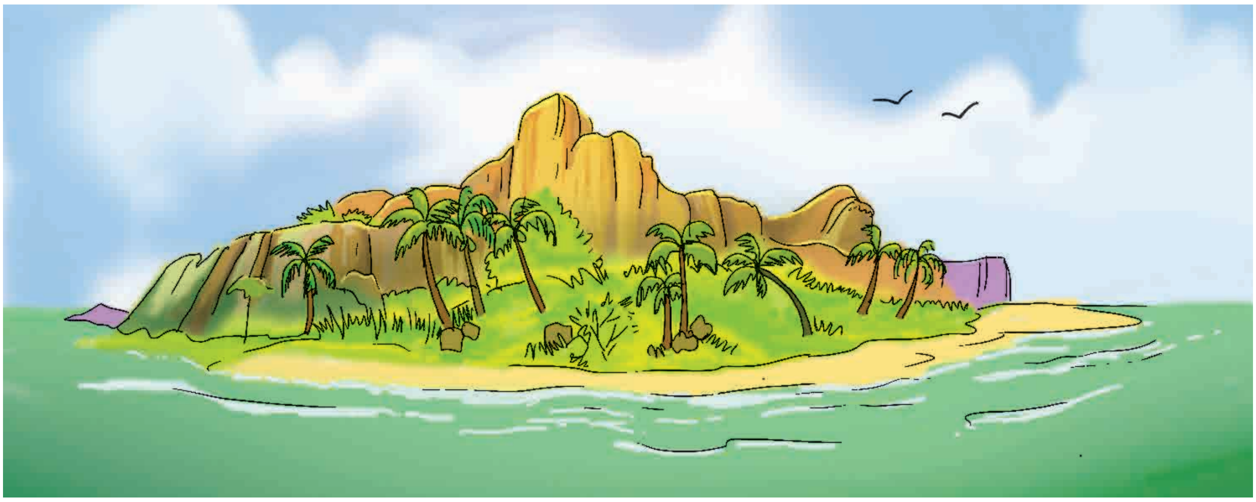

- ہر ایک نے اپنی جیسی خوبیوں کے مالک پانچ افراد چنے یا ان میں تنوع تھا؟
- اگر ہر فرد اسی کام میں ماہر ہو جس میں آپ ماہر ہیں، ہر فرد ایک ہی پیشہ اختیار کرے تو کیا دنیا چلے گی؟
- کیا کسی کام کو اعلیٰ اور کسی کام کو ادنیٰ قرار دیا جا سکتا ہے؟
- آپ کسی بھی کام کی قدر کا تعین کیسے کرتے ہیں؟

طلبہ جب فہرست تیار کر لیں تو مندرجہ نکات پر ان سے مباحثہ کریں۔
طلبہ کو یہ بتائیں کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہ اہم کام کرتا ہے اور اسی ہمہ رنگی یا تنوع کی وجہ سے ہمارا ملک اور ہماری دنیا کا نظام چل رہا ہے۔
اس لیے ہر شخص کو اس بات کا مسلسل خیال رکھنا چاہیے کہ ہر شخص کو عزت و احترام سے زندگی گزارنے کا حق حاصل ہو۔

۲۔ مختلف طرزِ حیات میں امتیاز برتنا

اپنی پسندیدہ درج ذیل چیزوں کی فہرست تیار کیجیے :

۱۔ غذائی اشیا - (اس میں میٹھا، تیز اور ہر قسم کے پکوان پر غور کیجیے)
۲۔ موسیقی کی قسمیں، سازوں کی قسمیں
۳۔ کپڑوں کی قسمیں
۴۔ تہوار اور تقریبات
۵۔ فلموں/ ڈراموں کی قسمیں
۶۔ کھیلوں کی قسمیں
۷۔ اداکار/ اداکارہ/ گلوکار/ گلوکارہ
۸۔ مصوری، سنگ تراشی

طلبہ جب فہرست بنالیں تو اس میں سے کتنی باتیں یا کتنے اشخاص ان کے ماحول سے متعلق نہیں؟ کس خطے، ریاست یا ملک سے آئے ہیں؟ اس پر مباحثہ کریں۔
دیگر افراد کے طرزِ حیات میں ہمیں کون سی چیز پسند ہے جسے ہم نے بھی اختیار کر لیا ہے؟ کیا پھر بھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا ہی طرزِ حیات سب سے اعلیٰ ہے؟

۳۔ عوامی املاک کا نقصان اور ہجوم کی نفسیات

خبریں تلاش کیجیے:

پرانے اخبارات کے تراشوں سے فسادات اور پر تشدد احتجاج کی خبریں نکال کر ان میں کتنی گاڑیوں اور بسوں کو نقصان پہنچا، عوامی املاک کی کتنی بربادی ہوئی جس کی وجہ سے ہمارے ہی پیسے ضائع ہوئے، اس کا تخمینہ نکالیے۔

لوگ ایسا برتاؤ کیوں کرتے ہیں؟ عوامی املاک کو کیوں تباہ کرتے ہیں؟ لہٰذا ہم ہجوم کی نفسیات کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

- املاک کی بربادی کی خبروں کے ذریعے طلبہ کو نقصان کا تخمینہ نکالنے میں مدد کیجیے۔
- یہ باور کرائیے کہ حکومت کا پیسا عوام کا ہی پیسا ہے۔
- ہجوم کی نفسیات کی مزید مثالیں تلاش کرنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

ہجوم کی نفسیات :

اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگوں کے دل میں کسی بات کو لے کر غصہ دبا ہوتا ہے۔ فسادات یا احتجاج کے بہانے یہ غصہ اُبل پڑتا ہے۔ اسی طرح کئی مرتبہ کچھ لوگ عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے والی تقریریں کرتے ہیں۔ یہ تقریریں سن کر لوگوں کے کسی انتہائی اقدام کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

فسادات میں چونکہ بہت سارے لوگ شامل ہوتے ہیں اس لیے ہر شخص کو لگتا ہے کہ ہونے والے نقصان کا ذمے دار میں نہیں ہوں۔ ہجوم میں فرد کا چہرہ اور اس کی شناخت بہ آسانی چھپ جاتی ہے اس لیے انھیں ایک قسم کے تحفظ کا احساس ہوتا ہے جس کی وجہ سے کسی انتہائی اقدام کو انجام دینے کی ہمت بڑھ جاتی ہے۔

- کیا آپ کو اس طرح عوامی املاک کی تباہی مناسب لگتی ہے؟
- قدیم عمارتوں، قلعوں پر فضول باتیں لکھ کر انھیں خراب کرنا، بسوں کی نشستیں پھاڑنا، راستوں پر صاف جگہ تھوکنا، گندگی کرنا وغیرہ عوامی املاک کو نقصان پہنچانے کی ہی مثالیں ہیں۔
- کیا آپ نے مزید ایسی کچھ مثالیں دیکھی ہیں؟
- عوامی املاک کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے جمہوریت کی کون سی بنیادی قدر مجروح ہوتی ہے؟

۴۔ سچائی اور ذاتی رائے

عدنان اور جارج دو دوست تھے۔ ایک دن عدنان کہنے لگا کہ بھارت کا 'الف' کھلاڑی دنیا کا بہترین کھلاڑی ہے جبکہ جارج کا کہنا تھا کہ آسٹریلیا کا 'ب' کھلاڑی دنیا کا بہترین کھلاڑی ہے جس سے عدنان کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ اسے لگتا ہے کہ جارج جھوٹا ہے، اسے بھارت سے محبت نہیں ہے اور ان دونوں میں جھگڑا ہو جاتا ہے۔

'دنیا کا بہترین کھلاڑی کون ہے؟' اس بارے میں ہر شخص کی رائے مختلف ہو سکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک ہی بات قطعی اور سچ ہے۔ بہترین کھلاڑی مختلف پیمانوں کی بنیاد پر طے ہوتے ہیں۔

۵۔ معلومات کی تحقیق نہ کرنا

پروین کے کھیت میں آگ لگ جاتی ہے۔ اسے پتا چلتا ہے کہ آگ دوسرے افراد نے لگائی تھی۔ وہ اپنے لوگوں کو ساتھ لے جا کر اُن دوسرے افراد کے کھیتوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ پولس میں شکایت درج ہوتی ہے۔ تفتیش کے نتیجے میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ کھیت میں آگ جنگل کی آگ کی وجہ سے لگی تھی۔ پروین کو سزا ہوتی ہے۔ ہمیں جو معلومات حاصل ہوئی ہے محض اسے سن کر، بغیر کسی تحقیق اور تفتیش کیے اس پر بھروسا کر لینے کی وجہ سے ہمارے ذریعے دوسروں کے ساتھ ناانصافی ہونے، کوئی انتہائی فیصلہ لینے یا انتہائی اقدام کرنے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

۷۔ معمولی ذاتی عمل اور اس کے وسیع نتائج

آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ ابلاغ کے مختلف ذرائع اور اسکولوں میں ہونے والے عوامی بیداری کے پروگراموں کی وجہ سے آتش بازی کے تناسب میں اور اس کے نتیجے میں ہونے والی آلودگی میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ یعنی ہر شہری اپنے طور پر جو چھوٹے چھوٹے یا معمولی عمل کرتا ہے اس کی وجہ سے ملکی سطح پر بڑے بڑے نتائج رونما ہوتے ہیں۔

معمولی ذاتی عمل اور اس کے وسیع نتائج - چند مثالیں

- جہاں بجلی اور پانی جیسی سہولیات خوب مہیا ہیں وہاں اگر ان کی بچت کی جائے تو یہ وسائل ہر ایک کے لیے کافی ہو جائیں گے۔
- ہمیں آمد و رفت کے عوامی ذرائع (بس، ٹرین وغیرہ) نہایت کم قیمت میں دستیاب ہوتے ہیں۔ اگر ہم ان وسائل کو زیادہ سے زیادہ استعمال کریں تو انتظامیہ کو زیادہ مالی فائدہ حاصل ہوگا اور ہمیں مزید بہتر وسائل دستیاب ہو سکیں گے۔
- ہم ٹیکس ادا کرتے ہیں، رائے دہی کرتے ہیں۔ یہ امور بھی اگر ہر کوئی ایمانداری کے ساتھ انجام دے تو ملک ترقی کرے گا۔

۸۔ ذمے دار شہری کون؟

اب تک کیے گئے مباحثے کے مطابق درج ذیل میں سے کس شخص کو آپ ذمے دار شہری کہیں گے؟

- جو شخص ووٹ نہیں ڈالتا۔
- جو شخص اپنے روزمرہ کے کام ایمانداری کے ساتھ قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے انجام دیتا ہے۔
- جو شخص خود کو محبِّ وطن قرار دیتا ہے لیکن چلتے پھرتے راستوں پر تھوکتا ہے۔
- جو شخص ٹریفک سگنل کا خیال نہیں کرتا۔
- جو شخص دو گروہوں میں بے چینی پیدا کرتا ہے اور ان میں پھوٹ ڈالتا ہے۔
- ایک شخص اپنے ماتحت کام کرنے والے ملازمین کو کمتر سمجھتا ہے۔
- ایک شخص تمام لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے۔

اسے سمجھ لیجیے۔

صرف ملک کے شہری کے طور پر ہی نہیں بلکہ ہم گھر کے فرد، اسکول کے طالب علم کے طور پر بھی معاشرے کا حصہ ہوتے ہیں۔ وہاں بھی ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا ہوتا ہے۔
کیا ان تمام جگہوں پر بھی جمہوری اقدار اہمیت کی حامل نہیں ہوں گی؟ جمہوریت محض ایک حکومتی نظام نہ ہوتے ہوئے ایک طرزِ حیات ہونا چاہیے۔

۹۔ گھر میں جمہوریت

ہر طالب علم درج ذیل سوالنامہ ایمانداری کے ساتھ پُر کرے اور دیکھے کہ اس کے گھر کے بارے میں کیا تصویر اُبھر کر سامنے آتی ہے، اس پر غور کیجیے۔ آپ چاہیں تو یہ سوالنامہ پوشیدہ بھی رکھ سکتے ہیں۔

گھر میں جمہوریت	مکمل طور پر منظور	منظور	نامنظور	مکمل طور پر نامنظور
کوئی کسی کی توہین نہیں کرتا۔				
بڑے فیصلے کرتے وقت سب سے مشورہ کیا جاتا ہے یا کم از کم سب کی رائے سن لی جاتی ہے۔				
معاشی منصوبہ بندی میں آپ کی شمولیت ہوتی ہے، چاہے کتنے ہی چھوٹے پیمانے پر ہے۔				
گھر کے مرد بھی کھانا پکانے اور گھریلو کاموں میں مدد کرتے ہیں۔				
گھر کی خواتین بھی جہاں تک ممکن ہو باہر کے کام کر لیتی ہیں۔				
گھر میں رہنے کے کچھ ضوابط/قوانین ہیں جو آپ کے والدین کے بشمول سب کے لیے یکساں ہیں۔				
اختلافِ رائے کی صورت میں آپسی تفہیم سے اسے سلجھا لیا جاتا ہے۔				
آپ کے بھائی/بہن کے ساتھ آپ ہی کے جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ تمام لڑکوں/لڑکیوں کو یکساں سمجھا جاتا ہے۔				
گھر کے وسائل اور سہولیات استعمال کرنے کا سب کو یکساں حق حاصل ہے۔				

تھوڑی سی تفریح

کیا ایسا ہی سوالنامہ اپنے اسکول کے بارے میں تیار کیا جا سکتا ہے؟ جماعت کو گروہوں میں تقسیم کر کے سوال نامہ تیار کیجیے۔ کیا آپ کو خود میں یا اپنے گھر یا اسکول کے ماحول میں کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے؟

۱۔ سمجھ لیجیے

جمہوری طرزِ حیات کی چار اقدار کو اچھی طرح سمجھ لیجیے۔
(اگر کوئی سوال ہو تو اپنے استاد سے پوچھ لیجیے)

۲۔ پہچانیے

آپ کے ذریعے پُر کیے گئے سوالنامے کے مطالعے کے بعد آپ کو خود میں کوئی تبدیلی لانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے؟ کیا گھر یا اسکول کے ماحول کو مزید جمہوری طرز کے مطابق تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے؟

۳۔ سامنا کیجیے

خاندان میں اگر کوئی تبدیلی لانی ہو تو اپنے والدین کے ساتھ جمہوری اُصولوں کے بارے میں گفتگو کیجیے۔ اسکول سے متعلق تبدیلیوں کے لیے اپنے اساتذہ اور صدر مدرّس سے گفتگو کیجیے۔ ذرا غور کیجیے کہ آزادی اور ذمے داری کے مابین تال میل کیسے بنایا جاسکتا ہے۔

۴۔ عمل کیجیے

اپنی طے کردہ تبدیلیوں کو عمل میں لائیے۔ اگر کوئی تجربہ ناکام ہوجائے تو اس پر بحث و تمحیص کر کے متفقہ طور پر اس میں تبدیلی لائیے۔

F5HSFG

قدر پیمائی (اوزان ۱۵٪)

نمبرات	نامناسب (غیراطمینان بخش)	مناسب (اطمینان بخش)	بہت اچھا (بہترین)	کسوٹی
	سوالنامہ پُرنہیں کیا۔	سوالنامہ پُر کیا لیکن جہاں جمہوری طرزِ حیات پر عمل نہیں کیا گیا اس سے متعلق کچھ نہیں لکھا۔	اپنے گھر کے حالات سے متعلق ایمانداری کے ساتھ سوالنامہ پُر کیا۔ جہاں جمہوری طرزِ حیات پر عمل نہیں کیا گیا اس کے بارے میں تدارک کی منصوبہ بندی کی۔	اپنے گھر کے حالات سے متعلق سوالنامہ
	ادھورے جواب لکھے۔	دیگر ممالک کے طرزِ حکومت کے بارے میں لکھ پایا لیکن ان کے درمیان فرق کو پہچان نہیں پایا۔	دیگر ممالک کے طرزِ حکومت کے بارے میں واضح الفاظ میں لکھا اور ان کے درمیان فرق کر سکا۔	دیگر ممالک کے طرزِ حکومت
	پوچھے جانے پر مبہم اور غیر واضح جواب دیے۔	مباحثے میں حصہ لیا۔	جمہوریت کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والے عوامل پر مباحثے میں سرگرم حصہ لے کر واضح الفاظ میں اپنے خیالات پیش کیے۔	جمہوریت کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والے عوامل
	دوسرے طلبہ کی بیاض سے نقل کر کے سرگرمی پوری کی۔	سبق کی تمام سرگرمیاں مکمل کیں۔	سبق کی تمام سرگرمیاں پرجوش طریقے سے مکمل کیں۔ (عملی حصہ) تمام جماعت کی سرگرمیاں بیاض میں مکمل کیں۔	جماعت کی سرگرمی میں شمولیت

ایک روز نیشا کو دواخانے میں داخل کرنا پڑتا ہے۔
کسی نے اس سے وزن کے متعلق مذاق کیا اور وہ لگ گئی ڈائٹنگ کرنے۔ چکرا کر گر پڑی۔
لیکن اتنا سخت فاقہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟
کہنے لگی مجھے بالکل مثالی لڑکی کی طرح نظر آنا ہے ... دُبلی پتلی۔
باپ رے ! اور مثالی لڑکا کیسا دِکھائی دیتا ہے؟
جرأت مند اور توانا ... یہی رواج پا چکا ہے۔
رواج پا چکا ہے؟ .. لیکن کس نے رائج کیا اسے؟
آں ... سچ میں ... کس نے رائج کیا؟

۲ میں اور ذرائعِ ابلاغ - ۱

’’جو ذرائع ابلاغ کے استعمال پر قابو رکھے وہی اپنے نفس پر قابو رکھ سکتا ہے۔‘‘

مقاصد:

۱۔ طلبہ کا اطلاعات و ابلاغ کے ذرائع کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۲۔ اطلاعات و ابلاغ کے ذرائع کے اثرات اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۳۔ اطلاعات و ابلاغ کے ذرائع کے استعمال کو پہچاننا۔
۴۔ سنِ بلوغ دماغ کا تنوّع خود کے الفاظ میں پیش کرنا۔
۵۔ لت سے کیا مراد ہے، اس کے جسمانی، جذباتی اور معاشی اثرات اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۶۔ لت سے مقابلہ کرنے کے مختلف طریقوں سے واقف ہونا۔

۱۔ ذرائع ابلاغ سے کیا مراد ہے؟

آپ ہمیشہ لفظ 'ذرائع' سنتے آئے ہیں۔ آپ کی رائے میں ذرائع کسے کہتے ہیں؟ آپ کی روزمرہ زندگی میں ذرائع لفظ کا استعمال کہاں کہاں کیا جاتا ہے؟ ذیل میں ایک شکل دی ہوئی ہے۔ اپنی بیاض میں کچھ مثالیں پیش کیجیے۔

۱۔ 'ذرائع' سے کیا مراد ہے، اس سے متعلق طلبہ سے بات چیت کریں اور ذیل میں دی ہوئی شکل کو پُر کرنے کے لیے کہیں۔

۲۔ مختلف ذرائع کی تعریف سے شروع کرکے طلبہ کی توجہ اطلاعات و ابلاغ کے ذرائع کی طرف مبذول کریں۔

ذرائع

۱۔ الفاظ کا مطلب

۲۔ کہاں استعمال کیا جاتا ہے؟

مثلاً اُردو ذریعۂ تعلیم کے اسکول

۳۔ قسمیں

مثلاً تصاویر، نظم، زبان یہ سب اظہار کے ذرائع ہیں۔

۴۔ ذرائع ابلاغ کی اہمیت

مثلاً TV کی وجہ سے ساری دنیا کی خبریں اور مناظر دِکھائی دیتے ہیں۔

۵۔ دیگر

مثلاً چیک، ڈیمانڈ ڈرافٹ معاشی لین دین کے ذرائع ہیں۔

اسے سمجھ لیجیے۔

اطلاعات و ابلاغ کے ذرائع یعنی جن کے ذریعے اطلاعات (معلومات) لوگوں تک پہنچائی جاتی ہے اسے ذرائع کہتے ہیں۔ مثلاً اخبار، رسائل، ٹی وی، انٹرنیٹ، ریڈیو، ڈاکیومینٹری، دیوار یے وغیرہ۔ ان ذرائع کا استعمال خاص طور پر لوگوں تک معلومات اور خیالات پہنچانے کے لیے کیا جاتا ہے۔

آپ تک اطلاعات کس طرح پہنچتی ہیں؟

۱۔ ساری دنیا میں پیش آنے والے واقعات آپ کو کس طرح معلوم ہوتے ہیں؟

۲۔ بازار میں آئی ہوئی نئی نئی پیداوار، چیزیں آپ کو کس طرح معلوم ہوتی ہیں؟

۳۔ موجودہ مقبول فیشن آپ کو کس طرح معلوم ہوتے ہیں؟

۴۔ ملک میں مختلف مشہور اشخاص کے خیالات آپ کو کس طرح معلوم ہوتے ہیں؟

دیے ہوئے سوالوں پر طلبہ سے گفتگو کریں اور جواب اپنی اپنی بیاض میں لکھنے کے لیے کہیں۔
وہ کون سے ذرائع زیادہ استعمال کرتے ہیں، اس سے متعلق ان سے گفتگو کریں۔ مثلاً کیا وہ اخبار پڑھتے ہیں؟

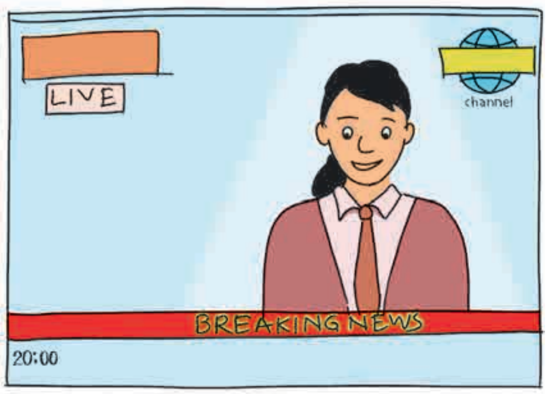

ذرائع سے متعلق تھوڑا غور کریں

اطلاعات و ابلاغ کے ذرائع کیا صرف معلومات مہیا کرنے کا ہی کام کرتے ہیں؟

۱۔ اخبارات میں خبروں کے علاوہ اور کیا کیا شائع ہوتا ہے؟ اخبار میں اداراتی مضامین میں کیا دیا ہوا ہوتا ہے؟

۲۔ ٹی وی پر تفریحی پروگراموں کو چھوڑ کر اور کون کون سے پروگرام دِکھائے جاتے ہیں؟

۳۔ فلم کی ابتدا میں اسپانسر عنوان کے تحت کچھ نام درج ہوتے ہیں۔ ان کا حقیقت میں کیا کام اور اس کام کی کیا اہمیت ہوتی ہے؟

۴۔ کیا آپ نے کبھی ایک ہی خبر مختلف نیوز چینلوں پر دیکھی ہے؟ یہ خبر یکساں طریقے سے دِکھائی جاتی ہے یا مختلف طریقوں سے دِکھائی جاتی ہے؟

دیے ہوئے سوالوں پر طلبہ سے گفتگو کریں۔ بیاض میں لکھائیں۔
طلبہ کو بتائیں کہ ذرائع ہم تک صرف اطلاعات ہی نہیں پہنچاتے ہیں بلکہ خاص قسم کے پیغامات بھی پہنچاتے رہتے ہیں۔

دیے ہوئے سوالوں پر غور کر کے طلبہ کو خود اپنے طور پر لکھنے کے لیے کہیں۔ کسی کی خواہش ہو تو وہ آگے بڑھ کر کہے۔ اپنی پسند اور انتخاب پر اشتہارات، ذرائعِ ابلاغ کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے، اس جانب طلبہ کی توجہ مبذول کریں۔

تھوڑی سی تفریح

آپ انتخاب کس طرح کرتے ہیں؟

۱۔ آپ کے گھر کون سا صابن، پیسٹ، تیل یا کریم لایا جاتا ہے؟
۲۔ آپ کو کس قسم کا کپڑا پہننا اسٹائیلش لگتا ہے؟
۳۔ آپ کے پاس ایسی کون سی چیزیں ہونی چاہئیں جن کی وجہ سے آپ کو یہ محسوس ہوتا ہو کہ آپ خوب صورت (اچھے) دِکھائی دیں گے؟
۴۔ آپ کے خیال میں کسی جوان لڑکے/لڑکی میں کون کون سی خوبیاں ہونا ضروری ہے؟

مذکورہ بالا ہر نکتے سے متعلق آپ کو کیسے علم ہوا؟ انھیں آپ نے کہاں دیکھا ہے؟ بات کیسے/کیوں منتخب کی؟ آپ کو ایسے ہی ہونا چاہیے، یہ آپ نے کس طرح طے کیا؟

ذرائعِ ابلاغ کے اثرات

مختلف ذرائعِ ابلاغ کا ہم دانستہ اور نادانستہ طور پر بہت اثر ہوتا ہے۔ اشتہار میں دِکھائی گئی بات ہمارے پاس ہونی چاہیے، ایسا محسوس ہوتا ہے۔ اخبار کے اداریے، ٹی وی پر دِکھائی ہوئی خبریں اور تصورات و خیالات سے ہم بہت متاثر ہوتے ہیں۔ فلم میں دِکھائے گئے کرداروں کے لباس اور برتاؤ کی ہم دانستہ و نادانستہ طور پر نقل کرنے لگتے ہیں۔ یہ اثرات حد سے تجاوز کر جائیں اور ان سے متعلق اگر ہم میں بیداری نہ ہو تو ہم دانستہ یا نادانستہ طور پر وہ کرنے لگیں گے جو دوسرے چاہتے ہیں اور ہماری اپنی زندگی کے معاملات اپنے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔

ہم پر ذرائعِ ابلاغ کے اثرات

۱۔ احساسِ کمتری کا جذبہ پیدا ہونا

طلبہ سے بات چیت کریں کہ کیا انھیں بازو میں دیے ہوئے مسائل نہایت اہم محسوس ہوتے ہیں؟ اگر ہاں تو کیوں؟

تھوڑی سی تفریح

اپنے والدین، دادا دادی سے ذیل کے سوال پوچھیے۔

۱۔ وہ بالوں کی خشکی کے لیے کون سا شیمپو استعمال کرتے تھے؟
۲۔ وہ کون سا کنڈیشنر استعمال کرتے تھے؟
۳۔ ان کے ٹوتھ پیسٹ میں واقعتاً کون کون سے اجزا ہوتے تھے؟
۴۔ انھیں کبھی سانولے پن یا چہرے پر مہاسوں کا احساس ہوتا تھا؟

درج ذیل اشتہار کا نمونہ پڑھیے اور بتائیے کہ اس کے ذریعے کیا پیغام دیا جا رہا ہے؟

۱۔ ایک لڑکا عام سے کپڑے استعمال کرتا ہے تب وہ غنڈوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن جب وہ 'فلاں' کمپنی کے کپڑے پہنتا ہے تو اس کے جسم میں ہمت آ جاتی ہے۔

۲۔ ایک لڑکا ٹھنڈا مشروب (کولڈ ڈرنک) نہیں پیتا ہے تب اس کی طرف کوئی نہیں دیکھتا لیکن وہی لڑکا فلاں ٹھنڈا مشروب پیتا ہے تو تمام لوگ اس کے دوست ہو جاتے ہیں۔

۳۔ ایک خاندان کے پاس چھوٹی سی کار ہے تب اسے کالونی میں کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ وہی خاندان جب مہنگی کار خریدتا ہے تب اس کی طرف لوگوں کا تانتا بندھ جاتا ہے۔

طلبہ سے مذاکرہ کریں کہ دیے ہوئے اشتہار کے ذریعے کون سا پیغام ہم تک پہنچایا جا رہا ہے؟ کیا کسی پروڈکٹ کو استعمال کر کے باہمت بننا، دوست بنانا، پہچان میں اضافہ ہونا جیسے مقاصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے؟

تھوڑی سی تفریح

طلبہ کے گروہ تشکیل دیجیے۔ انھیں سیفٹی پن، کنگھا، سبزی ترکاری، پھل وغیرہ کے اشتہار بنانے کے لیے کہیے۔ ان کی پیشکش کیجیے۔

طلبہ سے بات چیت کریں کہ ان عام سی چیزوں کا اشتہار تیار کرتے وقت انھیں کس بات کا تجربہ حاصل ہوا۔

اسے سمجھ لیجیے۔

کئی دفعہ اشتہارات کے ذریعے ہم پر یہ بات لادی جاتی ہے کہ زندگی کتنی کم درجے کی ہے اور ہم میں کس طرح خامیاں پائی جاتی ہیں۔ اس کی وجہ سے ہمیں بلا ضرورت بھی چیزیں خریدنا ضروری محسوس ہوتا ہے۔ ان غیر ضروری چیزوں کو بنانے میں بہت سے قدرتی وسائل کا اسراف ہوتا ہے۔ غیر ضروری اشیا خریدنے کی وجہ سے قدرتی وسائل پر اس کے ہونے والے اثرات کو سمجھنے کے لیے انٹرنیٹ کی مدد لیجیے۔

چنانچہ کوئی بھی نئی چیز خریدتے وقت اپنے آپ سے درج ذیل سوال پوچھیں۔

۱۔ کیا اس چیز کی ہمیں واقعی ضرورت ہے؟
۲۔ کیا اس چیز کے نہ خریدنے سے ہمیں کچھ پریشانی ہوگی؟
۳۔ اس پروڈکٹ کی وجہ سے ماحول کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچے گا؟ اگر ایسا ہوتا ہو تو کیا اس پروڈکٹ کا کوئی متبادل بھی ہے؟
۴۔ کیا ہم اس پروڈکٹ کے اشتہار کو دیکھ کر تو اسے خرید نہیں رہے ہیں؟

دی ہوئی لنک پر دستیاب 'اسٹوری آف اسٹَف' فلم طلبہ کو دِکھا کر اس پر بات چیت کریں۔
ہم کیا کر سکتے ہیں اس سے متعلق آپس میں گفتگو کرنے دیں۔

تھوڑی سی تفریح

گفتگو کریں۔
۱۔ دی ہوئی خبروں کے درمیان کیا فرق نظر آتا ہے؟
۲۔ دی ہوئی خبروں کا، اس خاص خبر کے پڑھنے والے پر کیا اثر مرتب ہوتا ہے؟

''فیس میں اضافے کا نتیجہ: انجینئرنگ کی سیٹیں خالی''

''بچوں کی دلچسپی آرٹ اور کامرس کی طرف ...انجینئرنگ سے منہ موڑا''

'انجینئرنگ کالجوں میں داخلے کم ہوئے''

ایک ہی واقعے سے متعلق ان خبروں کا موازنہ کیجیے۔

۲۔ ہم تک پہنچنے والی خبریں

طلبہ سے گفتگو کریں۔
۱۔ کیا رپورٹ / اداریے میں کچھ فرق محسوس ہوا؟
۲۔ اگر جواب ہاں میں ہو تو کس طرح کا فرق تھا؟
۳۔ اس فرق کی وجہ سے آپ کی رائے میں پڑھنے والے پر کیا اثر ہوگا؟

عمل کیجیے۔

تین سے چار مختلف اخبارات میں ایک ہی خبر سے متعلق رپورٹ / اداریہ پڑھیے۔ کیا اس میں کچھ فرق محسوس ہوتا ہے؟ اس کا اندراج کیجیے۔

اسے سمجھ لیجیے۔

بھارت میں دوردرشن کی طرح خبریں نشر کرنے والے دیگر نجی چینل، نجی ملکیت کے اخبار، ماہنامے، پندرہ روزہ بھی شائع ہوتے ہیں۔ ان میں ہر ایک کا اپنا سیاسی، سماجی کردار یا معاشی مفاد ہوسکتا ہے جسے وہ دستیاب ذرائع کی مدد سے پیش کرتے ہیں۔ اسی لیے ہمیں بہت زیادہ چوکنا رہنا ضروری ہے۔ صرف ذرائعِ ابلاغ میں آنے والی معلومات پر بھروسا نہ کرتے ہوئے، معروضیت سے کسی خبر کی طرف دیکھنا، تجزیہ کرنا اور اس سے خود مفہوم اخذ کرنا چاہیے۔

۳۔ مردوں کی شبیہ (اِمیج)

تھوڑی سی تفریح

آپ نے اب تک جتنی فلمیں دیکھی ہیں انھیں یاد کیجیے اور اس کے ہیرو کو یاد کیجیے۔ کیا آپ دل ہی دل میں فلم کے ہیرو جیسا بننا چاہتے ہیں؟ کیا آپ نے کبھی کسی ہیرو جیسا برتاؤ کرنے، اس کی نقل کرنے کی کوشش کی ہے؟ کسی ہیرو کی کون سی بات کی نقل کرنا آپ کو پسند ہے؟

طلبہ سے درج ذیل عنوانات پر گفتگو کریں۔ اس میں جو طالب علم خود آگے آکر اپنا تجربہ بتانے کی خواہش ظاہر کرے اسے موقع دیں۔ اصرار نہ کریں۔ اگر طلبہ خود اپنی بیاض میں لکھیں تب بھی قابلِ قبول ہے۔

فلم میں ہیرو عام طور پر درج ذیل میں سے کیا کیا کرتے ہیں، اس پر نشان لگائیے :

۱۔ سگریٹ نوشی۔

۲۔ شراب نوشی۔

۳۔ نشیلی اشیا کا استعمال۔

۴۔ مار پیٹ کرنا۔

۵۔ کسی لڑکی کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

۶۔ بہت تیز رفتاری سے گاڑی چلانا۔

۷۔ زندگی کو خطرے میں ڈال کر اسٹنٹ کرنا۔

۸۔ ٹریفک کے قوانین توڑنا۔

۹۔ قیمتی کپڑے، چشمے، گھڑی پہننا۔

۱۰۔ دیگر (لکھیے)

۱۔ طلبہ سے ان کی بیاض میں ان کے نشان زدہ نکات لکھنے کے لیے کہیں۔
۲۔ طلبہ سے بات چیت کریں کہ ہیرو فلم میں یہ سب کیوں کر رہا ہوگا؟
۳۔ ایسا کچھ بھی نہ کرنے والا ہیرو کیا انھیں پسند آئے گا؟ کیوں؟

اسے سمجھ لیجیے۔

بطور ہیرو، بطور ایک لڑکا ہمارے سامنے ہیرو کی ایک تصویر اُبھاری جاتی ہے جو طاقتور، غالب، بالا دست، بے دھڑک، دوسروں کے جذبات کی پروا نہ کرنے والا، جس کے پاس تمام مسائل کا حل ہے، جو کبھی نا کام نہیں ہوتا۔ ایسی تصویر نو جوانوں کو پسند آتی ہے، انھیں مطلوب ہوتی ہے۔ یہ تصویر پیدا کرنے میں نشیلی اشیا، سگریٹ نوشی، قانون شکنی، تعاقب کرنا جیسے اعمال شامل ہوتے ہیں۔ ہیرو کو جو چاہیے ہوتا ہے اسے مل کر ہی رہتا ہے ایسی تصویر پیش کی جاتی ہے۔

تھوڑی سی تفریح

درج ذیل اشتہار پڑھیے:

۱۔ فلاں بائیک ... ان کے لیے جنھیں ڈر نہیں لگتا

۲۔ فلاں گھڑیاں ... بہت امپریشن پڑے گا

۳۔ فلاں ... صرف ہوشیار بچوں کے لیے

آپ نے اس نوعیت کے جو اشتہار دیکھے ہیں ان کی فہرست بنائیے۔

طلبہ سے درج ذیل نکات پر گفتگو کریں:
۱۔ ہر اشتہار میں کون سی سوچ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے؟
۲۔ اس اشتہار کا دیکھنے والے پر کیسا اثر ہوتا ہوگا؟
۳۔ کیا اس اشتہار میں بتائی ہوئی باتیں صحیح ہوتی ہوں گی؟
۴۔ آپ کے علم میں ایسے مزید کون کون سے اشتہار ہیں؟

ذرا سوچیے۔

کئی مشہور خواتین و مرد ہمارے ملک میں ہو گزرے ہیں۔ وہ صرف نڈر اور طاقتور ہی نہیں تھے بلکہ حق کا ساتھ دینے والے اور لوگوں کی حفاظت کرنے والے بھی تھے۔ کیا پھر طاقتور اور قابل خاتون/ مرد ہونے کے لیے مختلف ذرائعِ ابلاغ میں دِکھائے ہوئے امور انجام دینے کی ضرورت ہے؟

آپ کی رائے میں کسی مثالی خاتون/ مرد میں کون سی نشانیاں ہوتی ہیں، اس سے متعلق غور کر کے لکھیے۔

۴۔ خواتین کی شبیہ (اِمیج)

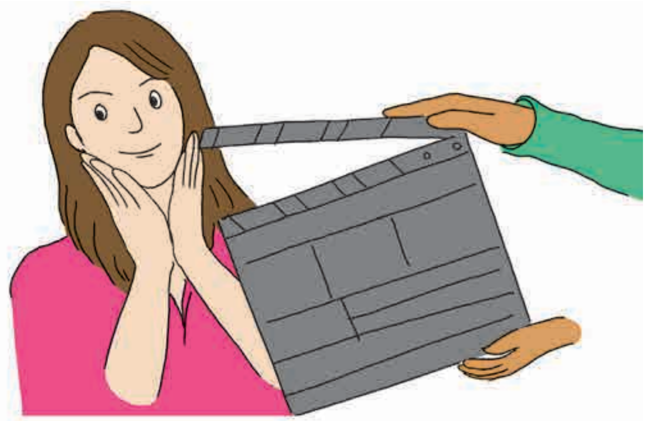

آپ نے جو فلم یا ٹی وی سیریل دیکھی ہو اسے یاد کیجیے۔ اس میں کس قسم کی اداکارہ (ہیروئین) کی اِمیج پیش کی جاتی ہے؟ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ا۔ گیت گانا۔

۲۔ رقص کرنا۔

۳۔ ہمیشہ خوب صورت نظر آنا، ہمیشہ قیمتی کپڑے، جوتیاں، زیورات پہن کر گھومنا پھرنا۔

۴۔ مشکلات میں پھنسنا، ہیرو کی مدد سے بچایا جانا۔

۵۔ سیریل میں دیگر خواتین کے خلاف سازش کرنا۔

۶۔ خاندان میں مرد ذات (باپ، بھائی) کے کہنے کے مطابق ہی عمل کرنا۔

۷۔ مشکل حالات پر قابو پاتے ہوئے کامیابی حاصل کرنا۔

۸۔ دیگر (لکھیے)

ا۔ طلبہ کو بیاض میں نکات لکھنے کے لیے کہیں۔

۲۔ اس سے قبل لکھے ہوئے ہیرو کے کام اور ہیروئین کے درمیان موازنہ نہ کریں۔ آپ کو کیا نظر آتا ہے؟

۳۔ خواتین سے متعلق فلموں اور سیریلوں میں کون سا پیغام دیا جاتا ہے؟

طلبہ سے مذاکرہ کریں کہ کیا واقعی خواتین ایسی ہوتی ہیں؟ خواتین کی اس طرح کی شبیہ دِکھائی جانے پر دیکھنے والوں کے ذہن پر کیا اثر ہوتا ہوگا؟

اسے سمجھ لیجیے۔

قدیم رواج کے مطابق صدیوں سے خواتین کو دوسرے درجے کا اور کمزور سمجھا گیا ہے۔ ایک طرف تو خواتین اپنی ذاتی رائے نہیں رکھتیں اور نہ ہی رکھنا چاہیے، اسے ہمیشہ مرد کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے تو دوسری طرف خواتین کی سازشی شبیہ دِکھائی دیتی ہے۔

ذرا سوچیے۔

۱۔ فلم میں اداکارہ اکثر کم کپڑوں میں گھومتی پھرتی دِکھائی جاتی ہے۔

۲۔ اشتہاروں میں اس طرح دِکھایا جاتا ہے کہ خواتین گوری دِکھائی دیں گی تب ہی ان کی شادی ہو سکے گی۔

۳۔ اشتہار دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ عورت کے چہرے یا جسم پر داغ ہونا زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔

۴۔ وزن کم کرنے کے اشتہار میں جہاں تک ممکن ہو خواتین کو ہی ہدف بنایا جاتا ہے۔

اس قسم کے اشتہارات جو آپ نے دیکھے ہیں، ان کی فہرست بنایئے۔

طلبہ سے درج ذیل نکات کی مدد سے گفتگو کریں۔

۱۔ دیے ہوئے تمام نکات کی مدد سے اشتہارات کے ذریعے کیا پیش کیا جاتا ہے؟

۲۔ ان اشتہاروں کا دیکھنے والوں پر کیسا اثر ہوتا ہوگا؟

۳۔ کیا ان اشتہاروں میں دِکھائے ہوئے امور حقیقی ہوتے ہوں گے؟

۴۔ آپ کے علم میں اس طرح کے کون کون سے اشتہارات ہیں؟

اسے سمجھ لیجیے۔

اداکارہ کے طور پر خاتون کی شبیہ گوری، خوب صورت، سڈول، اونچی پوری دِکھائی جاتی ہے۔ وہ سہارے کے لیے ہیرو پر انحصار کرتی ہے۔ وہ خوب صورت نہ ہو تو اسے زندگی میں کچھ نہیں ملتا۔ وہ بہت زیادہ جذباتی، نازک اندام، مسکراتی ہو تبھی ہیرو کو پسند آتی ہے۔ اس طرح کی شبیہ نظر آتی ہے۔ اس وجہ سے خوب صورت نظر آنا ہی خواتین کا اہم مقصد بن کر رہ جاتا ہے۔ لڑکیاں یہ سمجھ بیٹھتی ہیں کہ وہ جس طرح دِکھائی دیتی ہیں اسی کی بنیاد پر معاشرے میں ان کی اہمیت اور مقام قرار پاتا ہے۔

۵۔ خوب صورت ہونا اور خوب صورت نظر آنا

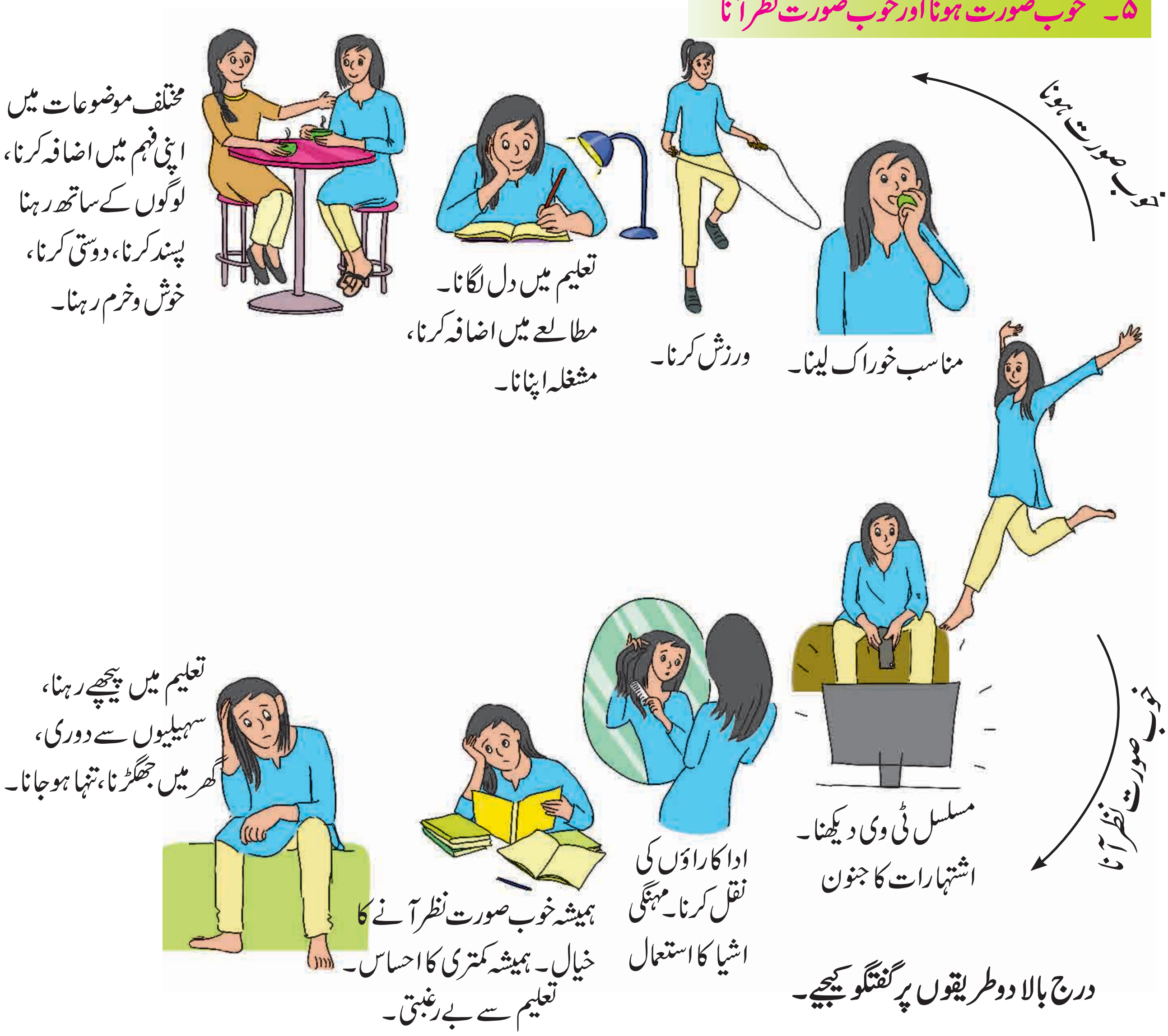

درج بالا دو طریقوں پر گفتگو کیجیے۔

٦۔ ذرائعِ ابلاغ کے اثرات اور بالغ لڑکے لڑکیاں

گزشتہ برس ہم نے جو پڑھا اس کے مطابق بالغ دماغ کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں۔ ان میں چند اہم ذیل کے مطابق ہیں :

۱۔ سنِ بلوغ میں جذباتی دماغ کی ترقی ہو چکی ہوتی ہے لیکن ہوشمندانہ خیالات والا حصہ اب بھی ترقی پذیر رہتا ہے۔ اس وجہ سے بالغ طلبہ کے جذبات شدید رہتے ہیں، ان کو نزدیک کا فائدہ فوراً اور بڑا دِکھائی دیتا ہے لیکن لمبے عرصے والے نقصانات دِکھائی نہیں دیتے۔

۲۔ اس کی وجہ سے وہ خطرناک سے خطرناک عمل کرنے پر بھی آسانی سے آمادہ ہو جاتے ہیں۔

۳۔ ان کے خود انضباطی مرکز کی نشوونما نہ ہونے کی وجہ سے انھیں اپنے دل پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے اور وہ جذبات کی رَو میں بہہ جاتے ہیں۔

طلبہ سے مباحثہ کریں۔ کیا ان کے برتاؤ سے بازو میں دی ہوئی بالغ دماغ کی خصوصیات ظاہر ہوتی ہیں؟

ذرائعِ ابلاغ کے اثر انداز ہونے کی وجہ سے بالغ لڑکے لڑکیوں کو زیادہ خطرے کا امکان کس طرح ہوتا ہے، اس کا مختصراً جائزہ لیں گے۔

نشے کی کشش : فلموں، سیریلوں اور اشتہارات میں نشے کو پُرکشش انداز میں پیش کرنے کی وجہ سے بالغ لڑکے لڑکیوں کا منشیات کا شکار ہونے کا امکان بہت بڑھ جاتا ہے۔ اس کے لیے پہلے ہم نشے کی لت کے بارے میں سمجھیں گے۔

لت (نشہ)

کسی عادت کا غلام ہونا یا اس شے کا اتنا عادی ہوجانا کہ اس کے بغیر زندہ رہنا ناممکن محسوس ہو، ایسی حالت کو 'لت' کہتے ہیں۔

۱۔ جسم پر لت کے منفی اثرات:

تمباکو منہ میں رکھنے، چوسنے، کھینی، پان مسالہ، گٹکا اور سگریٹ نوشی کے بُرے اثرات

۲۔ نشیلی اشیا کے جسم پر ہونے والے منفی اثرات

نشہ لانے والی دواؤں/نشیلی اشیا کے استعمال کے اثرات ذیل کی تصویر میں دِکھائے گئے ہیں۔ اپنی بیاض میں انسانی جسم کی شکل بنائیے۔ شکل کے بازو میں درج اثرات جن اعضا پر ہوتے ہیں، شکل میں ان کی نشاندہی کیجیے۔

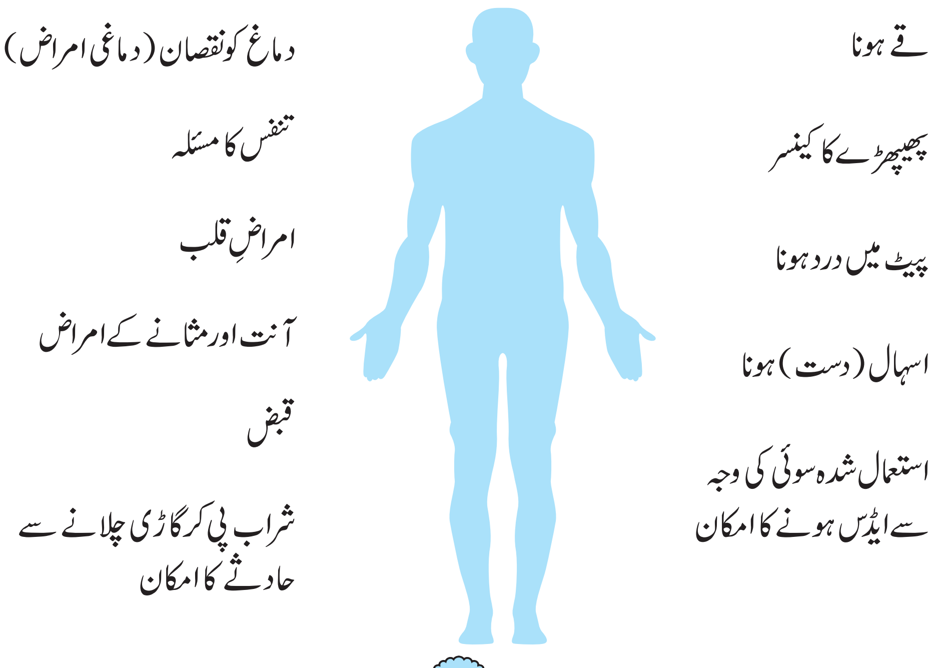

۳۔ خود کا ارتقا یا خود کو تباہ کرنے والا؟

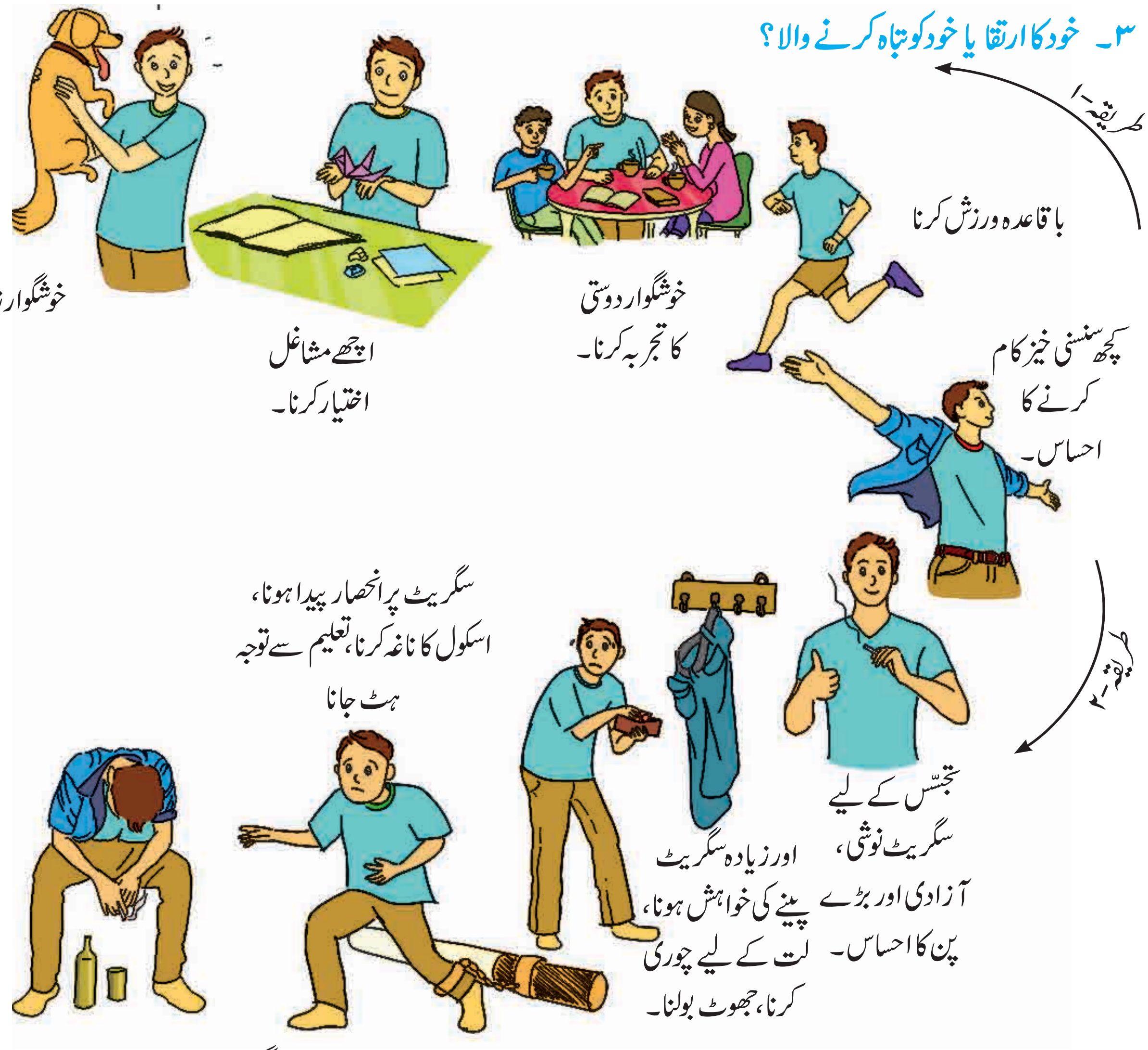

درج بالا دو طریقوں پر گفتگو کیجیے۔

۴۔ لت لگنے کا عمل

موج مستی کے لیے نشہ کرنا۔
لت پر قابو ہونے کا احساس۔

نشے پر انحصار بڑھنا۔

قدرتی طور پر خوش رہنے کی
دماغی صلاحیت میں کمی آنا۔

خوش رہنے کے لیے نشے
کی ضرورت محسوس ہونا۔

انسان کا نشے کا غلام ہونا۔

خوشی حاصل کرنا انسانی فطرت ہے۔ نشہ کرنے سے دماغ کی فطری صلاحیت کم ہونے لگتی ہے اور انسان کو خوش رہنے کے لیے نشیلی اشیا کی ضرورت محسوس ہونے لگتی ہے۔ یاد رکھیے نشہ کرنا ایک بیماری ہے۔

ذرا سوچیے۔

- آج کل تمباکو، سگریٹ، شراب، نشیلی ادویہ کی لت خواتین اور مردوں میں بڑھتی جا رہی ہے۔ ایک سروے کے مطابق بھارت میں گزشتہ دس برسوں میں غربت، قرض، جہیز کی بھینٹ چڑھنے سے بھی زیادہ نشے کی لت کی وجہ سے خودکشی کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے۔
- نشہ کرنے والے افراد کے نشے کے لیے روزانہ کا خرچ ۶۰/ روپے یعنی سال کا 21,900 روپے ہے۔ ان پیسوں کا تعلیم، گھریلو ضروریات یا دیگر اچھے کاموں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- کسی فرد کو ۱۴ سے ۱۸/ سال کی عمر میں نشیلی اشیا کے استعمال کی عادت لگ جانے سے آگے چل کر نشے کی لت کا عادی ہونے کا امکان ۶۰ فی صد تک ہوتا ہے۔ دوسری طرف نشے کی لت سے چھٹکارا پانے کا تناسب ساری دنیا میں محض ۵ تا ۶ فی صد ہونے کی وجہ سے منشیات کے بارے میں علاج سے زیادہ روک تھام ہی مناسب ہے۔ یعنی نشیلی اشیا یا منشیات کو ابتدا میں ہی نہ چکھنا سب سے اچھا ہے۔

۵۔ انکار کرنے کا ہنر

نشے کی لت میں گرفتار لوگوں کے اصرار کے باوجود انکار کرنا سیکھو۔

دوست/ سہیلیوں کے اصرار کا انکار کرنا

- آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انکار کریں۔
- گھبرائیے مت۔ آپ کچھ بھی غلط نہیں کر رہے ہیں۔
- اپنی رائے دوسروں پر لادنے سے بچیں۔ یہ آپ کی ذمہ داری نہیں ہے۔
- اطمینان دلائیں کہ آپ دوستی سے انکار نہیں کر رہے ہیں بلکہ صرف اس عمل کا انکار کر رہے ہیں۔
- کسی موقع پر جھگڑا خوب بڑھ جائے تو آپ وہاں سے ہٹ جائیں۔
- آپ کے سچے دوست آپ کی بات سمجھ جائیں گے۔
- آپ کے انکار کرنے کے باوجود آپ کے دوست مسلسل زور زبردستی کرتے رہیں تو ان کا ساتھ چھوڑ دیں۔ آپ کو ایسے دوستوں کی ضرورت نہیں۔

۶۔ نشیلی لت کا انسداد

آپ یا آپ کا کوئی شناسا نشے کی لت میں مبتلا ہو تو:

- نشہ انسدادی مرکز میں جائیں۔
- نشے باز کو تنہا مت چھوڑیے۔ انھیں جذباتی سہارا دیں۔
- ماہرین کی مدد حاصل کریں۔
- مشغلوں میں مصروف رکھیں۔
- نشے کی لت میں گرفتار دوستوں/سہیلیوں کا ساتھ چھوڑیں۔

اپنی صحت کی حفاظت اور زندگی کی ذمے داری آپ پر ہی ہے۔

کیا آپ کو یا آپ کے کسی شناسا کو نشے کی لت سے آزادی کے لیے مدد چاہیے؟
ذیل کے مفت ٹیلی فون نمبر پر رابطہ قائم کیجیے۔
1800-11-0031
وقت: صبح ۹:۳۰ سے شام ۶:۰۰ بجے تک
(اتوار کو تعطیل)
بھارت سرکار کی جانب سے یہ امدادی خدمت مفت میں دستیاب ہے۔

عمل کیجیے۔

جماعت میں ۴-۴ طلبہ کے گروہ بنائیے۔ نشے کی لت میں گرفتار اپنے شناسا دوستوں، پڑوسیوں، رشتے داروں وغیرہ کی علامتوں اور عادتوں کی خصوصیات ایک دوسرے کو بتائیے۔ اسی طرح اس لت میں گرفتار فرد کی وجہ سے اس کا اور خاندان کی سماجی - معاشی حالت پر اور جذباتی حالت پر ہونے والے اثرات کے بارے میں تبادلۂ خیال کیجیے۔ اس سے متعلق دیواریہ تیار کیجیے۔

ذرائعِ ابلاغ کے اثرات پر غالب آنا

۱۔ سمجھ لیجیے

ذرائعِ ابلاغ کے آپ پر ہونے والے اثرات کے بارے میں چوکنّا رہیے۔ اسے اچھی طرح سمجھ لیجیے۔

۲۔ پہچانیے

آپ پر میڈیا کا اثر کتنا اور کس طرح ہوتا ہے، اس کے بارے میں غور کرکے اسے پہچاننا سیکھیے۔ کیا آپ کو کوئی نشیلی شے کی عادت لگ رہی ہے؟ کیا آپ کے دوست/سہیلی کو ایسی عادت لگ رہی ہے؟

۳۔ سامنا کیجیے

آپ کو کسی نشیلی شے کی عادت لگ رہی ہو تو
اس سبق میں دیے ہوئے راستے کو اپنا کر دیکھیے۔

۴۔ عمل کیجیے

اپنی طے کردہ تبدیلیوں کو عمل میں لائیے۔ کامیاب نہ ہوں تو اس
پر دوبارہ غور کیجیے۔ سرپرستوں اور ماہرین کی مدد لیجیے۔

قدر پیمائی (اوزان ۱۵٪)

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
نئی چیزیں خریدنا	ہم کون سی چیزیں خریدتے ہیں اور اس میں سے کتنی غیر ضروری ہوتی ہیں، ایمانداری سے اس کی فہرست بنائی۔ اس میں کمی کرنے کا منصوبہ بنایا۔	صرف فہرست بنائی۔ غیر ضروری چیزوں کو علیحدہ نہیں کیا۔	فہرست نہیں بنائی۔	
اپنے انتخاب سے متعلق لکھنا۔	دیے ہوئے ۵ سوالوں کے جواب غور و خوض کر کے لکھے۔	دیے ہوئے ۵ سوالوں کے جواب بہت ہی خام اور لاپرواہی سے لکھے۔	جواب نقل کیے/ ادھورا کام کیا۔	
نشہ کرنے والے فرد سے متعلق تبادلۂ خیال	بحث میں فعال طور پر حصہ لیا۔ سبق میں دی ہوئی معلومات پر مبنی تبادلۂ خیال کیا۔	بحث میں حصہ لیا۔	حصہ نہیں لیا۔	

F5RNH4

بصری فنون کا پیریڈ ختم ہوتا ہے۔
یہ کیا سر! میں نے ہو بہو نظر آتی تصویر بنائی اور جوزف نے صرف مثلث بنایا۔ پھر بھی آپ نے دونوں کو بہترین ریمارک دیے۔
کیونکہ دونوں تصاویر مجھے پسند آئیں۔
لیکن جماعت میں تو سب لوگوں نے کہا کہ میری تصویر زیادہ خوب صورت ہے۔ اس کی تصویر غلط ہے۔
ارے بدھو، فن میں غلط صحیح کچھ نہیں ہوتا... آپ کو کوئی بات پسند یا پسند نہیں ہے۔ اتنا ہی!
لیکن اس نے صرف مثلث بنایا ہے!
ہم م م! مجھے لگتا ہے کہ اب تجھے مصوری کے مختلف طرز اور انداز سکھائے جانے چاہئیں۔

۳

میں اور بصری فنون

’’فنکار کبھی ناکام نہیں ہوسکتا۔
فنکار ہونا اپنے آپ میں ایک کامیابی ہے۔‘‘

مقاصد:

۱۔ طلبہ کا فنونِ لطیفہ کی اہمیت اپنے الفاظ میں بتانا۔
۲۔ بصری فنونِ لطیفہ کے کچھ شعبوں کے نام، اس میں شہرت یافتہ فنکاروں اور ان کے اسٹائل کی خصوصیت اپنے الفاظ میں سمجھانا۔
۳۔ کچھ مختلف طرزِ فن کی شناخت کرنا اور ان کے توسط سے نئی تخلیق کرنا۔
۴۔ فنونِ لطیفہ اور انسانی زندگی میں اس کے مقام سے متعلق اپنی رائے قائم کرنا۔

تھوڑی سی تفریح

طلبہ جس حرف سے چاہیں اس سے ابتدا کرنے دیں۔ ان کے تصورات کی حوصلہ افزائی کریں۔

اپنے نام کا پہلا حرف لکھیے۔ کیا آپ اس حرف سے کسی جانور، پرندے یا چیز کا خاکہ بنا سکتے ہیں؟ یا کیا اس حرف سے نقش و نگار بنا سکتے ہیں؟ مثال کے طور پر ذیل کی تصویریں دیکھیے۔

گزشتہ برس ہم نے بصری فنونِ لطیفہ کے بارے میں مختصراً معلومات حاصل کی تھی۔ اس سال ہم بصری فنونِ لطیفہ کی اہمیت، اس کے مختلف شعبوں اور اس میں روزگار کے مواقع سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

فنونِ لطیفہ کی اہمیت

”آپ کے پاس دو روپے ہوں تو ایک سے اناج خریدیے اور دوسرے کو فنونِ لطیفہ پر خرچ کیجیے۔ اناج آپ کو زندہ رکھ سکتا ہے لیکن فنونِ لطیفہ زندہ رہنے کا ہنر سکھاتے ہیں۔“ اس زرّین قول سے فنونِ لطیفہ کی انسانی زندگی میں غیر معمولی اہمیت کا پتا چلتا ہے۔

فنونِ لطیفہ ہماری زندگی کو کئی سطحوں پر خوش حال بناتے ہیں۔

- جو جذبات، خیالات الفاظ میں بیان نہیں کیے جا سکتے وہ کئی بار فنونِ لطیفہ کے ذریعے زیادہ آسانی سے اور مؤثر انداز میں پیش کیے جا سکتے ہیں۔

- فنونِ لطیفہ کے توسط سے ہم خوب صورت چیزیں (مثلاً آرائشی اشیا، گلدان) خوب صورت فنی شاہکار (تصویر، مجسمہ)، خوب صورت تجربات (مثلاً فلم) تخلیق کر سکتے ہیں جس سے ہماری زندگی زیادہ خوشگوار بنتی ہے، خوش حال ہوتی ہے۔
- کوئی سماجی پیغام دینے کے لیے بصری فنونِ لطیفہ کا بہت ہی مؤثر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً صرف تقاریر کی بہ نسبت کوئی حساس فلم یا فوٹو لوگوں کو فوراً متوجہ کرتا ہے۔
- لوگوں کو ترغیب دینے کے لیے بھی بصری فنونِ لطیفہ کا بہت مؤثر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بڑے لوگوں کی شخصیت پر، ان کے جرأت مندانہ کاموں پر فلمیں، مجسّمے، تصویریں لوگوں کو زمانۂ قدیم سے ہی ترغیب دیتے آرہے ہیں۔
- زمانۂ قدیم کے فنی شاہکاروں کا مطالعہ کریں تو ہمیں اُس زمانے کی سماجی زندگی سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ ہمارے پاس قدیم زمانے کی عمارتوں پر تصویر، مجسّمے، کھدائی میں دستیاب برتن، کھلونے، کتبے وغیرہ چیزیں اس زمانۂ قدیم کے گواہ ہیں۔
- فنونِ لطیفہ کے توسط سے لوگ یکجا ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے لیے عزت بڑھتی ہے۔ جب ہم دیگر علاقوں/ممالک کے فنونِ لطیفہ کو دیکھتے ہیں، سنتے ہیں تب اُن کی تہذیب سے وہاں کے لوگوں سے متعلق ہمارے دل میں عزت و احترام، محبت و یکجہتی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً جب ہم دیگر ممالک کی تصویر، مجسّمے، موسیقی، غذائی اشیا کا تجربہ حاصل کرتے ہیں تب ہم ان سے ایک قسم کا رشتہ استوار کر لیتے ہیں۔
- فنونِ لطیفہ سے محظوظ ہونے کا مزاج رکھنے والے لوگوں کے دلوں میں جانے انجانے میں زندگی میں خوب صورتی تلاش کرنے کا مزاج پیدا ہو جاتا ہے۔ فنونِ لطیفہ کی عزّت و احترام کرنے والے لوگوں کے زیادہ امن پسند، غیر متشدد اور زیادہ مل جل کر رہنے کا امکان ہوتا ہے۔
- کہا جاتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ بہترین فنونِ لطیفہ کا مظہر قدرت ہے۔ قدرت میں موجود رنگ، اشکال، اجسام، نقش و نگار، آواز انسانوں کو ترغیب دیتے آرہے ہیں اور انسانی فنکاری میں کئی دفعہ ان کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ مختصر یہ کہ فنونِ لطیفہ سے وابستہ ہونا یعنی قدرت سے جڑ جانا ہے۔

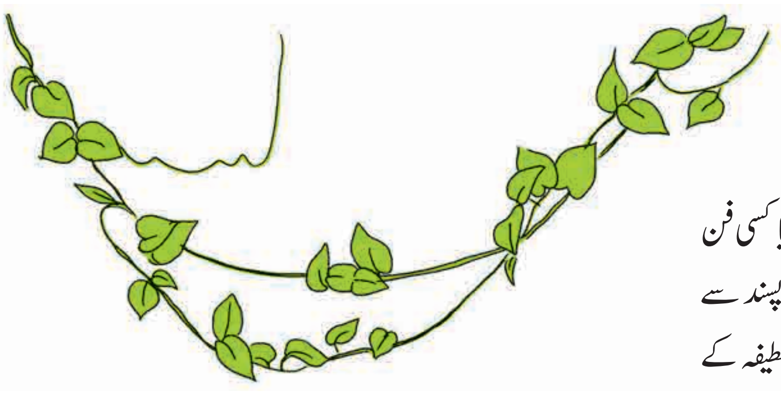

- جب ہم کسی فن پارے کی تخلیق کرتے ہیں یا کسی فن پارے سے محظوظ ہوتے ہیں تب اپنی پسند یا ناپسند سے نادانستہ طور پر واقفیت ہوجاتی ہے یعنی فنونِ لطیفہ کے ذریعے ہم خود کو زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

- فنونِ لطیفہ کی انسانی زندگی میں اتنی غیر معمولی اہمیت ہے کہ فنونِ لطیفہ کے بغیر گزاری جانے والی زندگی گویا جانوروں کی زندگی جیسی ہے۔مکمل،خوشگوار انسانی زندگی گزارنے کے لیے کسی بھی فنونِ لطیفہ کی شاخ سے جڑنا مفید ہے۔

ذرا یاد کیجیے!

کیا آپ کو کبھی کسی فن پارے نے ترغیب دی ہے؟ گیت،مجسّمے،کہانی،نظم،فلم،رقص،ڈراما وغیرہ پر غور کیجیے۔اگر کیا ہو تو اس کے بارے میں مختصراً اپنی بیاض میں لکھیے۔

کچھ مختلف بصری فنونِ لطیفہ

گزشتہ برس ہم نے مروّج فنونِ لطیفہ کی اقسام کے بارے میں معلومات حاصل کی ہے۔اس سال ہم کچھ مختلف بصری فنونِ لطیفہ کی اقسام سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

ادی واسی فن

ادی واسی سماجی گروہ بھارت کی طرح دیگر ملکوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ادی واسی تصویروں میں اکثر و بیشتر قدرت میں موجود اجزا کی تصویر کشی نظر آتی ہے۔آسان،سہل اشکال کا استعمال کر کے بھی بہت ہی خوب صورت تصویر تخلیق کرنا ادی واسی فنونِ لطیفہ کی خصوصیت ہے۔جس طرح مہاراشٹر میں وارلی فنونِ لطیفہ میں کچھ متعین اشکال کی مدد سے تصویر کشی کی جاتی ہے اسی طرح براعظم آسٹریلیا میں ادی واسی سماج کا تصویر کشی کا فن ہے۔

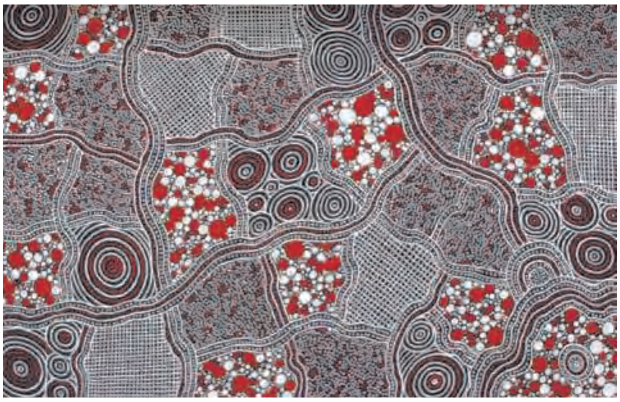

آسٹریلیا کی ادی واسی تصاویر

آسٹریلیا کی ادی واسی تصاویر خاص طور سے نقطوں کا استعمال کر کے تیار کی جاتی ہیں۔یہ نقطے جسامت میں چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔نقطوں کا استعمال کر کے مختلف ہیئتیں بنی ہوئی نظر آتی ہیں۔تیلیوں کی مدد سے ان نقطوں کو بنایا جاتا ہے۔

تلاش کیجیے۔

کیا آپ کے علاقے میں ایسا ہی کوئی ادی واسی یا عوامی فن مشہور ہے؟ اس کو تلاش کیجیے۔اسے تخلیق کرنے والے فنکاروں سے گفتگو کیجیے۔اس کی تکنیک کو سمجھیے۔ بیاض میں لکھیے۔

کولم رنگولی کا فن

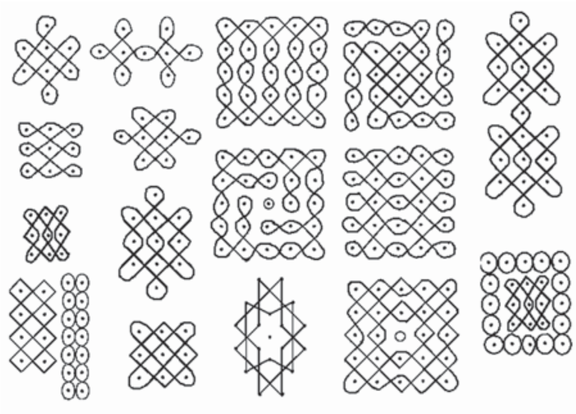

کولم رنگولی اپنے یہاں رائج رنگولی سے مختلف ہوتی ہے۔ اس رنگولی کا طریقہ یہ ہے کہ بہت سے متوازی نشانات (نقطوں) کی تشکیل کرکے اس کے اردگرد خمدار یا سیدھی لکیروں سے نقش و نگار کرتے ہوئے تمام نشانات کے گرد نقش و نگار بنا کر رُک جاتے ہیں۔ اس میں الگ الگ قسم کی رنگولی بنائی جاتی ہے۔ یہ رنگولی پہلے چاول کے آٹے میں پانی ڈال کر بنائی جاتی تھی۔

عمل کیجیے۔

دو دو طلبہ کے گروہ بنائیے۔ ایک طالب علم دوسرے کو متعین نشانات کی ایک شکل تیار کرکے دے۔ دوسرا اس شکل کے گرد نقش و نگار بنائے تاکہ وہ خوب صورت دِکھائی دے اور تمام نشانات کا استعمال ہو جائے۔ پھر دوسرا نشانات کی تشکیل کرے اور پہلا نقش و نگار بنائے۔ یہ سرگرمی بیاض میں قلم سے بھی کی جاسکتی ہے۔

خط نگاری (ڈوڈل)

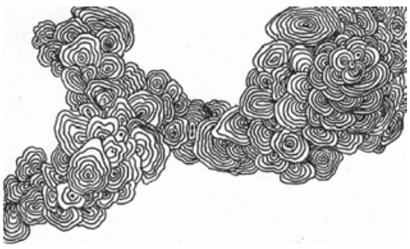

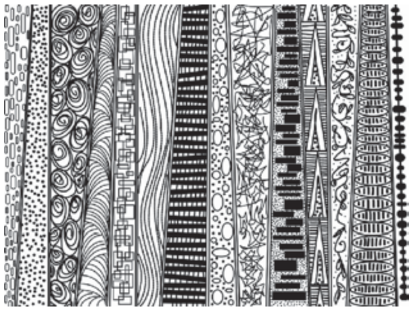

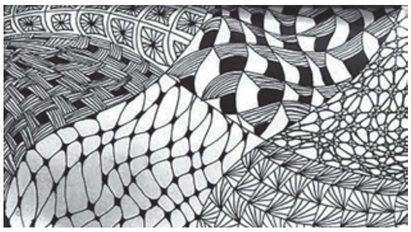

’Doodle‘ یعنی ہاتھ سے پین، پنسل، اسکیچ پین وغیرہ جیسے ذرائع کا استعمال کرکے کسی بھی کاغذ پر اچھی، غیر متعینہ، جو بھی شکل بن جائے اور اس کی مدد سے تیار ہوئی شکل کو خط نگاری کہتے ہیں۔ یہ بیاض کے کونے میں، پشتی ورق پر، کتاب کی تصویروں پر، اخبار کے مواد پر یا صاف کورے کاغذ پر بھی ہوسکتی ہے۔ آپ نے کبھی نہ کبھی ایسی خط نگاری ضرور کی ہوگی۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ایسا کرتے ہوئے دل کا غبار صاف ہوجاتا ہے۔ اسے کرکے تو دیکھیے۔

ہر ایک کا doodle کرنے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے۔ کوئی خود اپنی خاص طرز کی تصویر بناتا ہے تو کوئی کسی کی بھی نقل کرتا ہے۔

تنصیبی ساخت (Installations)

فنونِ لطیفہ کی ایک قسم تنصیبی ساخت میں دستیاب سہ ابعادی جگہ کا استعمال کرکے جو چاہیں اس چیز کا استعمال کرکے تخلیق کی جاتی ہے۔ کچھ فنکار مستقل نوعیت کی تنصیبی ساخت بناتے ہیں تو کچھ غیر مستقل ذرائع سے تنصیبی ساخت بناتے ہیں۔ برطانوی تنصیبی فنکار

اینڈی گولڈس وَردی نے اس فن میں بہت نمایاں کام کیا ہے۔ ان کی بہت سی تنصیبی ساختیں قدرت کے دامن میں جا کر، وہاں دستیاب سامان کا استعمال کر کے بنائی ہوئی نظر آتی ہیں۔ کبھی کبھار ساخت تنصیب کرتے وقت ہی وہ ڈھے جاتی ہے لیکن فن کے اعمال پر بہت زیادہ اعتماد کرنے والے اس تنصیبی فنکار کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ''ڈھے جانا یعنی توازن اختیار کرنا ہے۔'' (Collapsing is balance)

بصری فنونِ لطیفہ میں کچھ منتخب رجحانات

فنونِ لطیفہ کی ترغیب انسان کو قدرت اور اس کی روزمرہ زندگی سے ملتی ہے اسی لیے اس کے اردگرد کا سیاسی، سماجی ماحول، واقعات کی بازگشت اس کے فن پر اثر انداز دِکھائی دیتی ہے۔ اسی سے ہر فن میں مختلف خیالات سامنے آتے ہیں، تجربہ کر کے دیکھے جاتے ہیں۔ مختلف طرز، اظہار کے طریقوں، فنونِ لطیفہ سے متعلق نئے فلسفے کی تخلیق ہوتی جاتی ہے۔ اسے ہی فنونِ لطیفہ کے رجحانات کہتے ہیں۔ بصری فنونِ لطیفہ میں ایسے کچھ منتخب رجحانات سے متعلق ہم معلومات حاصل کریں گے۔ اس کے علاوہ دیگر کئی رجحانوں کی معلومات انٹرنیٹ پر دستیاب ہے۔

طلبہ کو پہلے ہر ایک طرز کی تصاویر بغور دیکھ کر ان کے بارے میں مشاہدہ درج کرنے کہیں۔
اس کے بعد ان کو ہر رجحان کے بارے میں معلومات دیں۔

تاثّریت (Impressionism)

مونے (Monet) – سم ۶۴٫۷ × ۵۵٫۳
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

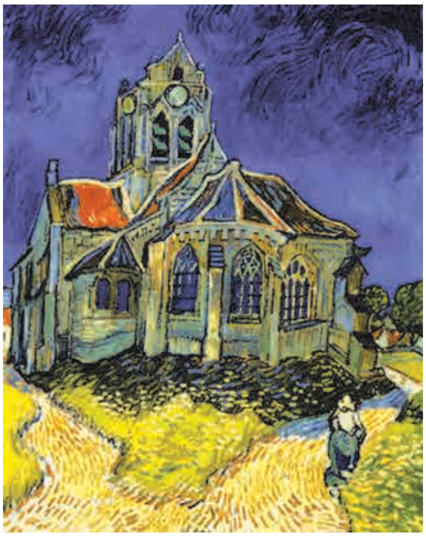

وین گا (Van Gogh) – سم ۹۴ × ۷۴
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

اس طرز کی ابتدا فرانس میں اُنیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کی ابتدا میں ہوئی۔ اس سے قبل تصاویر میں تاریخی، مذہبی موضوعات، قدرتی یا شخصی تصویر اسکیچ کی جاتی تھی۔ مگر اس میں اردگرد کے حالات یا سماجی زندگی کی عکاسی نہیں ہوتی تھی۔ نیز تصویریں مکمل طور پر چار دیواری میں بیٹھ کر بنائی جاتی تھیں۔ البتہ اُنیسویں صدی کے درمیان تاثریت (اِمپریشنزم) طرز وجود میں آنے کے بعد اردگرد کے واقعات سے مشاہدہ کی ہوئی باتیں، واقعات کی حقیقت پر مبنی تصویریں فنکاروں کے ذریعے اسکیچ کی جانے لگیں۔ اس طرح سے چار دیواری کے باہر جا کر، قدرتی ماحول میں بیٹھ کر اسکیچ کرنے کے رجحان میں اضافہ ہوا۔ اس وجہ سے پڑنے والی روشنی کی واقعی تصویر کشی کرنا ممکن ہوا۔ اس طرز کا خیال کرتے وقت چھوٹے چھوٹے نقاط اور خطوط کا استعمال کر کے اصل رنگ ایک کے بعد ایک پیش کیے جانے لگے۔ جب ناظر ایک خاص فاصلے سے اس تصویر کو دیکھتا ہے تو وہ رنگ ایک دوسرے میں مخلوط محسوس ہوتے ہیں۔ اس طرز کا ایک اہم پہلو یعنی تصویر میں تواتر کی سطح پر تیز رفتاری سے ملنے والی روشنی اور ماحول میں ہونے والی تبدیل شدہ حالت کی تصویر کشی ہوتی ہے۔ اسی طرح ہم عصر زندگی کی وضاحت کرنے والی اور روشنی کے بے شمار سایے (Shades) دِکھانے والی تصویر ہوتی ہے۔ اس طرز میں تصویر بنانے والے (مصور) کچھ خاص فنکار مونے (Monet) اور وین گا (Van Gogh) تھے۔

کیوبزم (مکعبی طرز)

پاؤل سیزان (Paul Cezanne)
سم ۶۵ × ۸۱
کینواس پر بنائی ہوئی آئل پینٹنگ

پابلو پکاسو
(Pablo Picasso)
سم ۴۱ × ۴۷ × ۱۲۶
رنگین پترے سے بنایا گیا مجسمہ

پابلو پکاسو (Pablo Picasso)
سم ۴۹ × ۶۰
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

عام طور پر ۱۹۰۷ء سے ۱۹۱۴ء کے درمیانی عرصے کو کیوبزم کے عروج کا زمانہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس طرز کا اہم مرکز پیرس تھا۔ کیوبزم اکیسویں صدی میں سب سے مؤثر تصویر کشی کے طرز میں سے ایک مانا جاتا ہے۔ اس طرز میں جس چیز کی تصویر بنائی جاتی ہے اس کا تجزیہ کر کے اس کی طبعی جسامت کے (جومیٹریکل) ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان ٹکڑوں کو دوبارہ جوڑ کر ایک مکمل شکل تخلیق کی جاتی ہے۔ کسی چیز، شخص کی تصویر، ایک ہی زاویے سے

نہ دیکھتے ہوئے مختلف زاویوں سے دیکھ کر بنانے پر اس طرز میں زور دیا جاتا ہے۔قدرت میں ظاہری سہ ابعادی جسامت کی تصویر میں مسطح مستوی پر کس طرح منعکس کرنا ہے اس کے لیے روشنی اور اندھیرے کے شیڈس کا استعمال شکل کو واضح کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔اس طرز کے مشہور فنکار پابلو پکاسو (Pablo Picasso) اور پاؤل سیزان (Paul Cezanne) تھے۔

معروضیت (Surrealism)

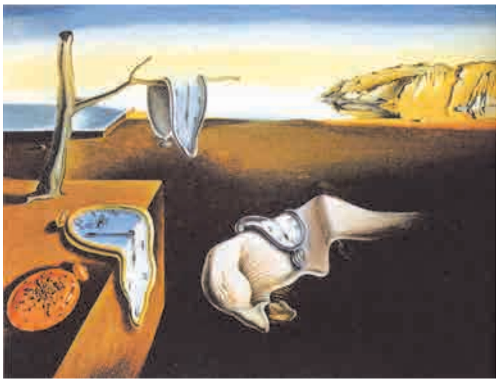

سلویڈار دالی (Salvador Dali)
سم ۳۳ x ۲۴
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

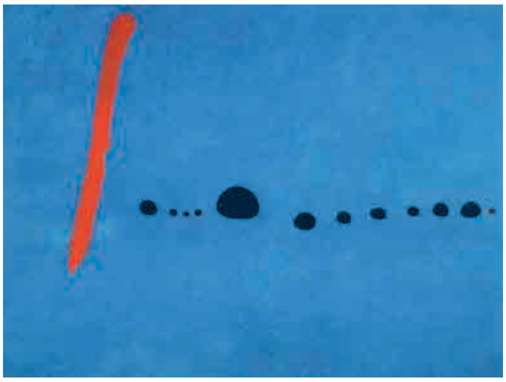

جان میرو (Joan Miro)
سم ۲۷۰ x ۳۵۵
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

جان میرو
(Joan Miro)
۱۰ رمیٹر سے زیادہ بلند مجسمہ

اس رجحان کا آغاز ۱۹۲۰ء کے ابتدائی نصف حصے میں ہوا۔ روزمرہ زندگی میں ہم جو چیزیں، افراد، واقعات دیکھتے ہیں ان کا ہمارے دل پر نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہ کچھ اثر پڑتا ہے۔ ہمارے دل میں اس چیز، فرد، واقعے کا الگ ہی عکس،تصور پیدا ہوتا ہے جو حقیقت سے بالکل الگ ہوتا ہے۔ یہی اس طرز کا اصل فلسفہ ہے۔اس طرز کے فنکاروں کی رائے میں اپنے ضمیر کی عکاسی کاغذ پر پیش کرنے کے لیے ذہن کو آزاد رکھنا چاہیے۔اس قسم کی تصاویر میں کئی دفعہ حقیقی اور واقعاتی جذبات کا اظہار کرنے کے لیے علامات کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس طرز کے اہم مصور سلویڈار دالی اور جان میرو ہیں۔

تجریدی اظہاریت (Abstract Expessionism)

ولیم ڈی کوننگ (William De Kooning)
کینواس پر بنائی ہوئی آئیل پینٹنگ

رتھکو (Rothko) - سم ۲۳۹ x ۲۱۲
کینواس پر بنائی ہوئی آئیل پینٹنگ

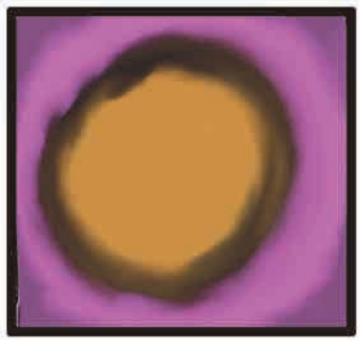

اس فنونِ لطیفہ کے رجحان کا جنم ۱۹۴۰ء کی دہائی میں امریکہ کے نیویارک شہر میں ہوا۔ یہ طرز بھی درج بالا معروضی طرز کے قریب قریب ہے۔ اس فن نے ایک معنی میں معروضی طرز سے ترغیب پایا ہے۔ اس طرز میں رنگوں کا کھلے ہاتھوں استعمال ہمیں نظر آتا ہے۔ اس طرز میں دو طرح کے مصور شامل ہیں؛ ایک اپنا پسندیدہ عکس کینواس پر مختلف رنگوں کے واضح بے ساختہ استعمال سے بنانے والے۔ ان میں خاص طور پر وِلیم ڈی کوننگ (William De Kooning) کا نام لیا جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے مارک روتھکو (Rothko) جیسے زیادہ آسان اسکیچ کرنے والے۔ اپنے کینواس پر ایک قسم کے رنگ سے بڑا حصہ رنگنے والی اس دوسری قسم کے مصوّر زیادہ مذہبی اور روحانیت کا رجحان رکھنے والے تھے۔ وہ اپنی تصویروں کے ذریعے دیکھنے والوں کو غور و فکر اور تدبر کا تجربہ حاصل کرنے کی توقع رکھتے تھے۔

تھوڑی سی تفریح

اس سے قبل آپ نے جو طرز سیکھے ہیں ان تمام میں فرق اور یکسانیت معلوم کیجیے اور اپنی بیاض میں لکھیے۔ کسی ایک طرز کو منتخب کر کے اس جیسی تصویر بنانے کی کوشش کیجیے۔

طلبہ کو پہلے ہر مصوّر کی تصاویر کا مشاہدہ کرنے دیں۔ کیا ان مصوّروں کی کوئی خاص طرز ان کی سمجھ میں آتی ہے؟ اس سے متعلق ان سے تبادلۂ خیال کریں۔ بعد میں دی ہوئی معلومات انھیں پڑھنے کے لیے کہیں۔

مختلف طرز کی مزید تصاویر طلبہ کو انٹرنیٹ پر دِکھائیں۔ ان کو مختلف طرز میں فرق اور یکسانیت معلوم کرنے کی ترغیب دیں۔ طرز کے مطابق ان کے گروہ بنا کر اسی طرز میں تصویر بنانے کے لیے ان کی رہنمائی کریں۔

چند بھارتی مصوّر

فنونِ لطیفہ میں مختلف رجحانات اور اس کی مناسبت سے کچھ عالمی مصوروں کا ہم نے تعارف حاصل کیا ہے۔ اسی طرح ہم کچھ مشہور بھارتی مصوّروں سے متعارف ہوں گے۔

جیمنی رائے (۱۹۷۲ - ۱۸۸۷ء)

جیمنی رائے مغربی طرز چھوڑ کر بھارتی رواج، عوامی زندگی اور ادی واسی طرزِ زندگی سے ترغیب پا کر اپنا طرز تخلیق کرنے والے اوّلین مصوروں میں سے ایک تھے۔ ان کی تعلیم مغربی مصوری طرز میں ہوئی تھی۔ البتہ 'کالی گھاٹ' نامی بھارتی طرزِ مصوری سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ بڑی بادامی آنکھیں، گول چہرے، خمدار جسم اس طرز کی خصوصیات ہیں۔ ابتدا میں کالی گھاٹ طرز میں تصویر بنانے والے رائے نے بعد میں خود اپنی خاص طرز کو فروغ دیا۔ یورپی رنگوں کو چھوڑ کر آہستہ آہستہ وہ مٹی، بیج، پتھر، پھول، نیل وغیرہ سے بنائے گئے قدرتی رنگوں کی طرف مائل ہو گئے۔ ان کی تصاویر میں خصوصی طور پر ایک خاص قسم کا سرخ، زرد، سبز، سرمئی، نیلا اور سفید رنگ کا استعمال نظر آتا ہے۔ ان کی تصاویر میں دیہی عوامی زندگی کی سادگی دِکھائی دیتی ہے۔ ان کا خیال تھا کہ فنون کی رسائی زیادہ سے زیادہ لوگوں تک ہو، انھیں فنون سے اپنائیت محسوس ہو اور بھارتی فنون کی اپنی شناخت قائم ہو۔ انھیں ۱۹۵۵ء میں 'پدم بھوشن' اعزاز دیا گیا تھا۔